

تمام جسمانی و روحانی بیماریوں کا باذن اللہ بالکل مفت و آسان علاج

قرآنی علاج



مرتبہ

محمد افروز قادری چرنیا کوٹی

دلاس یونیورسٹی کیمپ ٹاؤن ساڈھوہا فرید

ناشر

﴿جملہ حقوق کتاب بحق ناشر محفوظ﴾
اس کتاب کی نقل یا اس کے کسی حصے کی طباعت غیر قانونی ہے۔

- کتاب : قرآنی علاج
موضوع : روحانی و جسمانی امراض سے خلق خدا کو نجات دلانے کی کوشش
ترتیب : محمد افروز قادری چریاکوٹی
نظر ثانی : مفکرِ اسلام، مصلح قوم و ملت، پیر طریقت، رہبر شریعت
حضرت علامہ مفتی محمد عبدالمبین نعمانی قادری۔ مدظلہ۔
تحریک : عالم خوش خصال مولانا کمال احمد صاحب شمس، گھوسی، مٹو، یوپی
صفحات : چھیانوے (96)
طبع اول : ادارہ فیض گنج بخش ، نزد داتا دربار، لاہور، پاکستان
طبع دوم : دسمبر 2012ء - ۱۴۳۳ھ گیارہ سو (11,00)
طبع سوم : فروری 2015ء - ۱۴۳۶ھ گیارہ سو (11,00)
طبع چہارم مع اضافہ: اپریل 2017ء - ۱۴۳۸ھ بائیس سو (22,00)
قیمت : Rs.70
تقسیم کار : نعمانی بک ڈپو، مچھلی منڈی، چریاکوٹ، مٹو، یوپی، انڈیا۔
○ رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا إِنَّكَ أَنْتَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ ○



اس مجموعہ کا ثواب

شام، عراق، لبنان، مصر، فلسطین، برما،

افغانستان اور کشمیر وغیرہ کے تنکوں کی طرح

بہا دیے گئے اور جانوروں کی طرح ذبح کر دیے گئے

اُن مظلوم مسلمانوں کو پہنچے، جن کا قصور بس اتنا ہے کہ

اُنھوں نے کھلے دل سے محمد عربی ﷺ کی غلامی

قبول کر لی، اور اسلام کی کرنوں کو اپنے

سینے میں اتار لیا۔

اندوہ گیں و ثواب کیش:

محمد آفرز قادری چریاکوٹی

فہرست کتاب

06	یہ کتاب کیوں؟
10	ایک اہم گزارش
13	کلمات تبریک و تحسین
17	قرآنی علاج کا ثبوت و سند
21	کیا ہم واقعی پریشان ہیں؟
22	شرائطِ علاج
22	قرآن سراپا شفا و برکت ہے
23	دعا قبولیت کے یقین کے ساتھ مانگنا چاہیے
23	تلاوت کے دنوں میں صدقہ و خیرات کی کثرت
23	تلاوت سے قبل اعوذ باللہ پڑھنا
24	تلاوت کے وقت پانی کی بوتل ساتھ رکھیں
24	مکمل شفا نہ ہونے تک اس کی تلاوت جاری رکھیں
24	اس مجموعے کو فجر سے لے کر نمازِ عشا تک پڑھتے رہیں
25	اس کو خود بھی پڑھ سکتے ہیں اور پڑھوا کر سن بھی سکتے ہیں
25	مرض جانچنے کا بیمانہ
27	قرآنی علاج (۳۳ آیات مع اضافہ جات)
28	بہتر یہ ہے کہ اس وظیفے کا آغاز 'انسان' سے کریں

- 66 دعا، دوا اور علاج قرآن و حدیث کی روشنی میں چند گزارشات
- 66 صحت عقیدہ
- 66 دولت تقویٰ
- 67 نیک اعمال
- 71 صبر کرنا
- 74 کثرت سے توبہ و استغفار
- 76 ذکر اللہ کے حیرت انگیز فضائل
- 79 یہ شعور کہ غم گناہوں کی بخشش کا ذریعہ ہیں
- 80 مشکلات میں اللہ سے دعا کرنے کی اہمیت
- 84 نماز کا اہتمام بھی ضروری اور کلیدی ہے
- 84 نمازِ حاجت
- 85 نمازِ استخارہ
- 86 نبی کریم ﷺ پر درود و سلام کی کثرت
- 87 اللہ تعالیٰ کی ظاہری اور باطنی نعمتوں کا اقرار
- 88 جہاد فی سبیل اللہ
- 89 موت کو سدا یاد رکھنا
- 90 حرفِ آخر
- 91 مآخذ و مراجع
- 92 مرتب کی قریباً چار درجن مطبوعہ کتب

یہ کتاب کیوں؟

الحمد لله الذى جعل كتابه للأدواء شفاء ولصداء القلوب
جلاء والصلوة والسلام على صفوة الخلائق والأنبياء وعلى آله
وصحبه ومن لهم تلا من يومنا هذا الى يوم اللقاء. وبعد!

اس حقیقت سے بھلا کون انکار کر سکتا ہے کہ دنیا میں ہر امیر غریب، نیک و بد کو قانونِ قدرت کے تحت دکھوں، غموں اور پریشانیوں سے کسی نہ کسی شکل میں ضرور واسطہ پڑتا ہے؛ لیکن وہ انسان یقیناً خوش قسمت کہا جائے گا جو اس غم، دکھ اور پریشانی کو صبر اور حوصلہ کے ساتھ برداشت کرتا ہے۔

آپ آئے دن اخباروں میں پڑھتے رہتے ہیں کہ فلاں شخص نے نوکری نہ ملنے کی وجہ سے خودکشی کر لی۔ فلاں لڑکی یا لڑکے نے محبت کی ناکامی میں اپنی جان دے دی۔ اور فلاں آدمی بیماری سے تنگ آکر پینکھے سے لٹک گیا۔ الغرض! اس قسم کے بے شمار واقعات دیکھنے اور سننے میں آتے ہیں، حد تو یہ ہے کہ بہت سے مسلمان کلمہ پڑھنے والے بھی بسا اوقات تھوڑی سی پریشانی کی وجہ سے موت کو گلے لگا لیتے ہیں اور ہمیشہ کے لیے جہنم میں اپنا ٹھکانا بنا لیتے ہیں؛ کیوں کہ خودکشی بہر حال حرام ہے، اور اس میں دنیا و آخرت دونوں کی تباہی و بربادی ہے۔ اللہ سبحانہ و تعالیٰ ہم سب کو اس سے محفوظ و مامون فرمائے۔ آمین

میرے بھائیو اور بہنو! کبھی نہ بھولیں کہ یہ چند روزہ دنیا مصیبتوں، پریشانیوں اور غموں کا گھر ہے۔ اسی لیے تو اسے صاحب ایمان کا قید خانہ کہا گیا ہے، جس طرح قید خانے میں قیدیوں کو مشکلات و تکالیف اٹھانی پڑتی ہیں، اسی طرح مسلمانوں کو بھی دنیا میں دکھوں اور آزمائشوں کا سامنا کرنا پڑ سکتا ہے، جس کو اسے خندہ پیشانی اور صبر و تحمل کے ساتھ برداشت کر کے آخرت کے دائمی گھر کی فکر کرنی چاہیے، نہ یہ کہ گھبرا کر کوئی ایسا کام کر بیٹھے

جس سے دونوں جہان کی رسوائی و نامرادی اس کا مقدر بن جائے۔
دیکھا جاتا ہے کہ بعض لوگ اولاد کی نافرمانی کی وجہ سے پریشان رہتے ہیں، بعض عورتیں اپنے شوہر کی بے راہ روی کے متعلق غمگیں رہتی ہیں، کچھ لوگ مال، اسباب کے ختم ہو جانے پر دکھ درد کا شکار رہتے ہیں، اور بعض لوگوں کو اولاد نہ ہونے کا قلق تو کسی کو اولاد زینہ نہ ہونے کا شکوہ۔ اسی لیے اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں ارشاد فرمادیا ہے:

لَقَدْ خَلَقْنَا الْإِنْسَانَ فِي كَبَدٍ ۝ (سورة البلد: ۴/۹۰)

یقیناً ہم نے انسان کو مشقت میں (بتلا رہنے والا) پیدا کیا ہے۔

غم، دکھ اور پریشانی کا آجانا کوئی نئی بات نہیں یہ تو اس کائنات کے افضل ترین انسانوں یعنی انبیاء کرام و مرسلین عظام پر بھی آئیں۔ سب سے بڑھ کر تو تاجدار کائنات پیغمبر اسلام ﷺ کو فکر و غم لاحق تھا، مگر کس چیز کا؟ قرآن مجید ان الفاظ میں بیان کر رہا ہے:

فَلَعَلَّكَ بَاخِعٌ نَّفْسًا عَلَىٰ آثَارِهِمْ إِن لَّمْ يُؤْمِنُوا بِهَذَا الْحَدِيثِ

أَسْفًا ۝ (سورة الکہف: ۶/۱۸)

(اے حبیبِ مکرّم!) تو کیا آپ ان کے پیچھے شدتِ غم میں اپنی جان (عزیز بھی) گھلا

دیں گے، اگر وہ اس کلام (ربانی) پر ایمان نہ لائے۔

غور کرنے کی بات ہے کہ محسن کائنات شہنشاہِ دو جہاں ﷺ کو کس قدر اپنی امت کا غم اور خیال تھا کہ میری پوری امت جنت میں چلی جائے۔ بسا اوقات قرآن کی ایک آیت تلاوت کرتے کرتے پوری رات گزر جاتی ہے:

إِنْ تُعَذِّبُهُمْ فَلَهُمْ عِبَادُكَ ۖ وَإِنْ تَغْفِرَ لَهُمْ فإِنَّكَ أَنْتَ الْعَزِيزُ

الْحَكِيمُ ۝ (سورة المائدہ: ۱۱۸/۵)

اگر تو انھیں عذاب دے تو وہ تیرے (ہی) بندے ہیں اور اگر تو انھیں بخش دے تو

بیشک تو ہی بڑا غالب حکمت والا ہے۔

لیکن بڑے دکھ کی بات ہے کہ آج ہم میں سے اکثر کو دنیا کی تو فکر ہے اور خوب ہے کہ

کسی طرح ہماری دنیا اچھی ہو جائے؛ مگر آخرت کی کوئی فکر نہیں، قبر کی کوئی فکر نہیں، جہاں ہزاروں سال رہنا ہے۔ روزِ محشر کی کوئی فکر نہیں، جس کا ایک دن پچاس ہزار (50,000) سال کے برابر ہوگا۔ جہنم کی کوئی فکر نہیں، جس کے بارے میں ہمارے پیارے آقا رحمت سراپا محمد رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جہنم کی آگ سے بچو خواہ کھجور کا ایک ٹکڑا ہی دے کر بیچ سکتے ہو۔ (صحیح بخاری: حدیث ۱۳۲۴۔۔۔ صحیح مسلم: حدیث: ۱۶۸۷)

ہماری زندگیاں غیر اسلامی خطوط پر چل نکلی ہیں، مگر کوئی فکر نہیں!۔ ہمارے کتنے بھائی اور بہنیں بے نمازی مر رہے ہیں؛ مگر کوئی فکر نہیں!۔ ہمارا پڑوسی قرآن و سنت کی تعلیمات و ہدایات سے ہٹ کر زندگی گزار رہا ہے؛ مگر کوئی فکر نہیں!!۔ اولاد دین بیزار اور اللہ و رسول کی باغی ہوتی جا رہی ہے، مگر کوئی فکر نہیں!!!۔ ہمارے ارد گرد فحاشی اور عریانی پھیلتی جا رہی ہے، مگر ہمیں کوئی فکر نہیں!!!!۔

آج اللہ نہ کرے ہم میں سے کسی کے ساتھ ایسا ہو، مگر تجربات بتاتے ہیں کہ کسی کو کوئی دکھ، پریشانی، یا غم آجاتا ہے تو وہ شراب پینا شروع کر دیتا ہے۔ پوچھے تو کہتا ہے کیا کروں بھائی! بیوی سے جھگڑا ہو گیا اس غم کو بھلا رہا ہوں۔ کوئی سگریٹ پر سگریٹ پی رہا ہے۔ تمہیں کیا ہوا بھائی! تو کہتا ہے نوکری چلی گئی بڑی پریشانی ہے، ٹینشن پہ قابو پانے کے لیے ایسا کر رہا ہوں۔ اور کچھ لوگ تو معاذ اللہ اپنی جان کی بھی پروا نہیں کرتے اور اسے اپنے ہاتھوں کھپا ڈالتے ہیں، اور یہ نہیں جانتے کہ خودکشی حرام موت ہے، اور ہمیشہ ہمیش کا خسارہ!۔

حالات کا سنجیدگی کے ساتھ جائزہ لینے کے بعد اندازہ ہوتا ہے کہ اس وقت پوری دنیا ایک عجیب قلبی و فکری اضطراب اور جسمانی و روحانی بے چینی کے دور سے گزر رہی ہے۔ جو جہاں ہے وہیں اپنے دکھڑے لیے بیٹھا ہے۔ جدھر دیکھیے دکھوں اور پریشانیوں کا ایک ہجوم نظر آتا ہے۔ طرح طرح کی بیماریاں تار بڑ توڑ انسانی برادری پر حملہ آور ہیں۔ ابھی ایک روگ کا ٹھیک سے علاج دریافت نہیں ہو پاتا کہ دوسرا لگ جاتا ہے۔ الغرض! روحانی و جسمانی

امراض کو جھیلتے جھیلتے انسانیت بدحال، نڈھال اور پامال ہوتی جا رہی ہے۔
ایسی سنگین صورتِ حال میں جسمانی طبیبوں اور روحانی معالجوں کا منصبی و اخلاقی فریضہ تو یہ بنتا تھا کہ وہ بیمارِ انسانیت کے دکھ درد کا مخلصانہ مداوا کرتے اور اپنی مجرب دواؤں اور پُر تاثیر دعاؤں سے انھیں داروے شفاء عطا کرتے؛ مگر حالت اس کے برعکس یہ ہے کہ اس وقت لوٹ گھسوٹ کا ایک بازار گرم ہے۔ جو جہاں ہے وہیں اپنی دکان چکانے کے لیے انسانی ہمدردی اور بھائی چارہ کا چلن اٹھا کر انسانیت کا خون کرنے پر تلا ہوا ہے، اس طرح بیمارِ انسانیت کا استیصالِ عام ہو رہا ہے۔

آپ ذرا اٹھنڈے دل سے سوچیں کہ روگی انسان ایک تو خود قدرتی امتحان سے دوچار اور بے پایاں مسائل میں گرفتار ہے، اور دوسری طرف ہمارے نام نہاد معالجین اور ڈاکٹر ہیں کہ جڑی بوٹی، نسخہ جات، فیس، تشخیص، چیک آپ اور دوا دارو کے نام پر اسے مزید امتحان میں ڈال دیتے ہیں۔ لا ماشاء اللہ (ہر فیلڈ میں کچھ لوگ مستثنیٰ ہوتے ہیں؛ لیکن ان کی تعداد بہت تھوڑی ہے)

ایسے حالات میں واقعی ضرورت تھی کہ روتے سکتے انسان کو علاج و شفا کے آزیلی و سرمدی شفاف پگھٹ پر لاکھڑا کیا جائے اور اُس کے آبِ زلال سے سارے روگوں کی رگیں کاٹ دی جائیں۔ اور وہ جسمانی و روحانی ہر اعتبار سے بھلا چنگا ہو جائے، اور گھر بیٹھے ہی باذن اللہ تعالیٰ اپنے علاج و شفا کی راہ ہموار کر لے۔

تو یاد رکھیں کہ وہ پگھٹ کوئی اور نہیں، کلامِ الہی یعنی قرآن مجید ہے۔ ارشاداتِ ربانی اور آیاتِ الہی کے اندر ایسی مقناطیسیت ہوتی ہے کہ اُن سے دفعِ مضرت کا بھی کام لیا جاتا ہے اور جلبِ منفعت کا بھی۔ تاریخ گواہ ہے کہ اُن سے ہر دور میں سسکتی انسانیت کو داروے شفا ملی ہے۔ اس کی دہلیز سے کوئی نامراد نہیں لوٹا۔ ہر شخص اپنے ظرف و ذوق کے مطابق اپنا دامن بھر کر واپس ہوا ہے، اس کے ہر دکھ کا مداوا ہوا ہے، اور اس کے سارے غم

غلط ہو گئے ہیں۔

اس لیے ہم نے چاہا کہ قرآن کریم سے بعض وہ آیات شفا جن میں خصوصیت کے ساتھ دکھوں کو دور کرنے اور روگوں کو چھڑانے کی تاثیر رکھی گئی ہے، انہیں یہاں ایک خاص ترتیب سے لکھ دیا جائے، اور ان کے طریقے بھی بیان کر دیے جائیں تاکہ ہر ضرورت مند اپنے گھر بیٹھے ہی اپنی بیماریوں کو دور اور اپنی الجھنوں کو فوری کر سکے۔

اس وقت سحر، حسد اور سب سے بڑھ کر نظر بد کی بیماریاں عام ہو چکی ہیں، ہم میں کا ہر چوتھا پانچواں شخص اس کا شکار دکھائی دیتا ہے۔ اور یہ ہونہیں سکتا کہ کوئی وبا عام ہو جائے اور اُس کا علاج عام نہ ہو۔ طے شدہ اصول یہ ہے کہ مَا أَنْزَلَ اللَّهُ دَاءً إِلَّا أَنْزَلَ لَهُ شِفَاءً۔ (یعنی اللہ نے کوئی ایسی بیماری اتاری ہی نہیں کہ جس کے ساتھ اُس کی شفا بھی میں نہ اتاری ہو)۔ مطلب یہ کہ ایسا نہیں ہو سکتا کہ اس روگ کا علاج کچھ مخصوص لوگوں کے پاس ہو اور وہ اُن کی جاگیر بن کر رہ جائے، بلکہ وبا عام ہوئی تو ساتھ ہی 'قرآنی علاج' کی شکل میں اس کی شفا بھی عام ہو گئی۔ جس طرح سورج کی روشنی ہر ایک کے لیے عام ہوتی ہے، اسی طرح قرآن حکیم بھی خداوند قدوس کا ایک روشن سورج ہے اور اس کی روشنی سے روحانی و جسمانی علاج و شفا ہر ایک کے لیے صبح قیامت تک عام اور جاری ہے۔

(ایک اہم گزارش)

سب سے پہلے آپ یہ بات ذہن میں بٹھالیں کہ قرآن حکیم کوئی جھاڑ پھونک، عملیات، تعویذ و دعایا علاج و دوا کی کتاب نہیں، بلکہ اللہ تعالیٰ نے اسے انسانیت کی ہدایت، دونوں جہاں کی کامیابی کی ضمانت اور اپنی معرفت کا ذریعہ بنا کر بھیجا ہے، اور یہی اس کا مقصد نزول ہے؛ لہذا جو اسے عملی طور پر مان لے وہی دراصل کامیاب و سر بلند ہے؛ ورنہ قرآنی ہدایات کے بغیر انسان کو کبھی منزل مقصود نہیں مل سکتی۔ ہاں! یہ تو اللہ تعالیٰ کا خاص کرم ہے کہ اس نے اپنے کلام ہدایت نظام کے اندر جسمانی امراض سے شفا یابی کی برکتیں بھی رکھ دی

ہیں۔ اور وہ نامراد لوگ جو دنیا کی ساری دوائیں کر کے تھک ہار گئے تھے، 'قرآنی علاج' نے انہیں دوبارہ زندگی بخش دی اور ان کے مرجھائے ہوئے چہرے اُمید و خوشی سے چمک اُٹھے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے :

قُلْ هُوَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا هُدًى وَّ شِفَاۗءٌ ۝ (سورہ فصلت: ۴۱/۴۲)

فرمادیتھیے: وہ (قرآن) ایمان والوں کے لیے ہدایت (بھی) ہے اور شفا (بھی) ہے۔

ایک اور مقام پر ارشاد فرمایا:

وَ نُنزِلُ مِنَ الْقُرْآنِ مَا هُوَ شِفَاۗءٌ وَّ رَحْمَةٌ لِّلْمُؤْمِنِيْنَ ۝ (سورہ اسراء: ۸۲/۸۳)

اور ہم قرآن میں وہ چیز نازل فرما رہے ہیں جو ایمان والوں کے لیے شفا اور رحمت ہے۔

اسی تناظر میں حدیث شریف میں بھی فرمایا گیا :

خَيْرُ الدَّوَاءِ الْقُرْآنُ . (سنن ابن ماجہ: ۱۱۵۸/۲، حدیث: ۳۵۰۱)

بہترین دوا قرآن ہے۔

امام حاکم نے اپنی مستدرک علی الصحیحین میں ایک اور روایت نقل فرمائی ہے :

الشفاء شفاءان : قراءة القرآن وشرب العسل. (مستدرک

حاکم، حدیث: ۷۵۴۴)

یعنی شفا دو چیزوں میں ہے: تلاوت قرآن میں اور شہد پینے میں۔

ایک حدیث میں یوں بھی آیا ہے:

... من لم يشفه القرآن فلا شفاءه الله . (معرفۃ الصحابہ، حدیث: ۲۴۸۵)

یعنی جسے قرآن سے شفا نہیں ملتی، اسے اللہ تعالیٰ بھی شفا نہیں دیتا۔

نیز یہ بھی کہا گیا ہے کہ 'جو قرآن سے شفا طلب نہ کرے، اس کے لیے کوئی شفا نہیں'۔

لہذا قرآن کریم کو علاج و دوا کی کتاب سے زیادہ کتاب ہدایت و نجات سمجھ کر اسے ہمیں

زندگی کے ہر موڑ پر اپنے ساتھ رکھنا چاہیے، اس کی تعلیمات کو سمجھنے کی کوشش کرنی چاہیے اور دوسروں تک اس کا آفاقی و انقلابی پیغام پہنچانے میں جٹ جانا چاہیے۔ اور اللہ ہی توفیق خیر عطا فرمانے والا ہے۔

قرآن بلاشبہ شفا ہے، اور ایک زمانہ اس سے جسمانی و روحانی طور پر شفا یاب ہوا ہے۔ آیات قرآنیہ سے شفا پانے کے تعلق سے امام فخر الدین رازی علیہ الرحمہ نے اپنی تفسیر میں بڑی دل لگتی بات لکھی ہے کہ 'جب جھاڑ پھونک کرنے والے معوذتین اور جمہور فلاسفہ کا اس بات پر اتفاق ہے کہ وہ اپنے مخصوص الفاظ و عبارات سے جھاڑ پھونک کر کے بڑے بڑے مقاصد حاصل کر لیتے ہیں جب کہ ان میں سے بہت سے الفاظ مبہم اور نامعلوم المعنی ہوتے ہیں، تو پھر رب العالمین کے پاکیزہ کلام کا کیا پوچھنا جس کا ہر ایک لفظ ہی نہیں بلکہ اس کے معنی بھی بالکل ظاہر و باہر ہیں'۔ (تفسیر کبیر امام رازی: ۱۰/۱۱۳)

یہاں یہ بات ذہن نشین رہے کہ 'الرقية الشرعية' کے نام سے عالم عرب میں بہت سی کتابیں لکھی گئی ہیں، علاوہ بریں انٹرنیٹ پر بہت سا مواد آڈیو کی شکل میں سننے کے لیے موجود ہے، جسے زیادہ تر علمائے عرب ہی نے خدمت خلق کے لیے اور دکھی انسانیت کو سکھی بنانے کی غرض سے مرتب اور آپ لوڈ کیا ہے؛ لہذا اگر کوئی شخص پڑھنے کی صلاحیت نہیں رکھتا یا کسی اور وجہ سے پڑھ نہیں سکتا تو وہ بذریعہ یوٹیوب YouTube ان 'رقیات' کو ڈاؤن لوڈ کر کے انھیں سن سکتا ہے اور اپنی ہر طرح کی پریشانیوں سے ان شاء اللہ تعالیٰ گلو خلاصی حاصل کر سکتا ہے۔

اللہ جل مجدہ اپنے کلام مقدس کی برکتوں سے ہمیں مالا مال کرے، ارضی و سماوی مشکلات و مصائب سے ہمیں محفوظ فرمائے اور اس کی آیتوں میں رکھی شفا سے بیمار انسانیت کو بھلا چنگا کر دے۔ آمین یارب العالمین بجاہ سید الانبیاء والمرسلین ﷺ

— خیر خواہ انسانیت —

محمد افروز قادری چریاکوٹی

کلماتِ تبریک و تحسین

مفکر اسلام، مصلح قوم و ملت، رازدارِ طریقت و شریعت، علامہ مولانا مفتی محمد عبدالمبین نعمانی قادری دامت برکاتہم

بسم اللہ الرحمن الرحیم، نحمدہ ونصلی ونسلم علی رسولہ الکریم
والہ وصحبہ اجمعین الیٰ یوم الدین، أما بعد!

یہ دنیا دکھوں اور غموں کی آماج گاہ ہے۔ کسی زمانے میں لوگ نیک ہوتے تھے اور ان کی نیتیں پاک صاف ہوا کرتی تھیں تو ان کی طرف رحمت خداوندی بھی ٹوٹ کر متوجہ ہوتی تھی، ان کی نیکیاں مشکلات کو دفع کر دیتی تھیں۔ قرآن پاک اور احادیث کے اُردو ادو ادعیہ (دعاوں) پر ان کا یقین بھی ہم سے بہت بہتر اور پختہ ہوا کرتا تھا۔ بزرگ لوگ بھی پہلے پاکیزہ طبیعت اور مخلص ہوتے تھے، اللہ فی اللہ دم درود کرتے تو ان کی دعاوں اور پھونکوں میں بڑا اثر ہوا کرتا تھا۔

پہلے کے لوگ دنیا کمانے اور بڑے آدمی بننے کی ایسی ہوڑ نہیں رکھتے تھے جیسے کہ آج ہر آدمی آسمان پر پہنچنے کی فکر میں لگا ہوا ہے، پہلے شاید باید کسی نے لاکھ روپے دیکھے تھے اور آج کروڑوں کی دھن چڑھی ہوئی ہے، پیسے کمانا اور دنیاوی آلات و اسباب میں آگے بڑھنا فی نفسہ چنداں معیوب نہیں، لیکن تحصیل مال اور جلب منفعت کے طور طریقے تو درست ہوں، غلط طریقے سے ایک پیسہ کمانا بھی جائز نہیں، اور اس کے برے اثرات و نتائج سے دوچار ہونا ضروری ہے۔ یہ صحیح ہے کہ پہلے کے لوگ کم پڑھے لکھے ہو کر بھی خدا سے زیادہ ڈرتے تھے، بزرگوں کا آدب بھی کرتے تھے، اور آج تو نہ ویسے بزرگ ہیں اور نہ ہی ان کا ویسا آدب!۔

گناہوں کی نحوستیں اپنا اثر دکھاتی ہیں اور جب اللہ چاہتا ہے تو چھوٹ بھی دے دیتا ہے، جس کی وجہ سے لوگ سمجھتے ہیں کہ سب خیریت ہے، آخرت میں جب ان کی پکڑ ہوگی، اور سخت و شدید سزاؤں میں گرفتار ہوں گے تب انہیں معلوم ہوگا کہ گناہ کیا ہے اور اس کی نحوستیں کیا کیا مصیبتیں لاتی ہیں۔ آج تو ایسا لگ رہا ہے کہ جیسے نہ مرنا ہے، نہ قیامت کے حساب کتاب سے دوچار ہونا ہے، جو کچھ ہے بس یہی دنیا کی زندگی ہے، اور یہاں کا عیش و آرام ہی سب کچھ ہے!۔

آج ہر آدمی بجائے خود پریشان نظر آتا ہے۔ طرح طرح کے امراض کا شکار ہے۔ اور بہت کچھ پریشانیوں کے اسباب، آجڑہ و شیاطین بھی ہیں، حسدوں نے ہر طرف ڈیرا ڈال رکھا ہے۔ بری نظروں کے برے اثرات اپنی جگہ ہیں، ملازمین کی چوری اور خیانت تو ایک عام بیماری کی طرح معاشرے کو کھائے جا رہی ہے، غریب آدمی اگر کسی تیرہمی بیماری کا شکار ہو گیا تو عالم یہ ہوتا ہے کہ موت ہی بھلی!۔ بڑے لوگ بھی کسی نہ کسی مرض میں مبتلا ہوتے رہتے ہیں، ڈاکٹروں نے جو کچھ بتایا اور جتنا چلپا چیک اپ کرایا، کچھ تو صحیح بھی لیتے ہیں اور بہت تولوٹ لینے کے چکر میں پڑ جاتے ہیں، تو دیکھا گیا کہ بڑی بڑی تجوریاں خالی ہو گئیں، بینک بیلنس جواب دے گیا، اونچی بلڈنگوں پر فخر کرنے والے زمین پر آگئے، اور ساری اکی بٹی بھول گئے، غرض پریشان دونوں ہیں، امیر ہوں یا غریب، سب علاج کی تلاش میں سرگرداں ہیں؛ لیکن اسباب پر دھیان نہیں، کیا وجہیں ہیں ان کو تلاش کر کے ان سے بچنا، دور رہنا بھی ضروری ہے، اس کی فکر کوئی نہیں کرتا، الا ماشاء اللہ۔

اسباب میں سب سے بڑی چیز ایمان و یقین کی کمزوری ہے، اور کبھی تو ایسا لگتا ہے کہ جیسے ایمان ہی رخصت ہو چکا ہے، اور بنے ہیں مسلمان!۔ جیسا کہ مشاہدہ ہے کہ بہت لوگ عام حالات میں بھی اور پریشانی کے عالم میں بھی کفریات تک دیا کرتے ہیں، ایسے لوگوں کے لیے تو دنیا بھی جہنم اور آخرت بھی دوزخ ہی دوزخ؛ اس لیے ہر آدمی کو وقتاً فوقتاً تجریداً ایمان کرتے رہنا چاہیے، اور کہنا چاہیے کہ اے اللہ! مجھ سے جانے انجانے میں جو جو گناہ ہو گئے، چھوٹے یا بڑے حتیٰ کہ کفر و شرک بھی سرزد ہو گیا ہو تو اولیٰ مجھے معاف کرنا، میں سچے دل سے توبہ کرتا ہوں اور پڑھتا ہوں لا اِلهَ اِلاَ اللهُ مُحَمَّدٌ رَسُوْلُ اللهُ۔

پریشانیوں سے نجات حاصل کرنے کا ایک بہت بڑا طریقہ تو یہی استغفار ہے، استغفار کے یہ الفاظ بھی روزانہ پڑھ لیے جائیں تو بہت بہتر ہے :

أَسْتَغْفِرُ اللَّهَ رَبِّي مِنْ كُلِّ ذَنْبٍ وَأَتُوبُ إِلَيْهِ .

روزانہ صبح و شام اس کو سو سو بار پڑھ لیں اور اول آخر درود شریف، جس قدر ہو، یہ بھی سو سو بار ہو جائے تو پھر کیا کہنا، اس کے لیے دنیاوی کاروبار اور مصروفیات سے بس تھوڑے ہی وقت کا نکالنا ضروری ہے اور ہزار ہا فوائد و برکات کا حصول آسان ہے۔

زیر نظر مجموعہ آیات، مسمی بہ 'قرآنی علاج' مستند احادیث اور مشائخ کبار کے ارشادات کے مطابق تیار کیا گیا ہے، ہے تو یہ قدیم نسخہ، مگر جدید انداز میں پیش کیا جا رہا ہے، تاکہ پریشان حال لوگ اسکے ورد سے فائدہ اٹھائیں، اپنی مشکلات کا حل تلاش کریں اور رجوع الی اللہ پر کل بند ہو جائیں، صرف خود غرضانہ تلاوت نہ کریں کہ مشکل آسان ہوتے ہی چھوڑ بیٹھیں، ہاں! یہ ہو سکتا ہے کہ مقصود پورا ہونے کے بعد اس مجموعے کو صرف ایک بار روزانہ پڑھ لیا کریں، آیات میں تکرار کی جہاں جہاں صراحت ہے وہ ضروری نہیں، ہاں جب تک پریشانی یا پیچھانہ چھوڑیں تمام ہدایات کا لحاظ کریں۔

قرآن کریم میں خداوند قدوس نے خود صراحت فرمائی ہے کہ یہ قرآن ہدایت و شفا ہے، لیکن اس قدر کے ساتھ کہ پڑھنے والے ایمان والے ہوں، ایمان جس قدر پختہ اور کامل ہوگا اسی قدر فوائد و برکات حاصل ہوں گے۔ آیت اور اس کا ترجمہ ملاحظہ ہو:

قُلْ هُوَ لِلَّذِينَ آمَنُوا هُدًى وَ شَفَاءٌ ۗ وَالَّذِينَ لَا يُؤْمِنُونَ فِي آذَانِهِمْ وَقْرٌ وَ هُوَ عَلَيْهِمْ عَمًى . (سورہ حم آسجدہ [فصلت]: ۴۱/۴۵)

(اے محبوب!) تم فرماؤ وہ (قرآن) ایمان والوں کے لیے ہدایت اور شفا ہے اور جو ایمان نہیں لائے ان کے کانوں میں ٹینٹ ہے، اور وہ ان پر اندھ لپٹن ہے۔

ریس المفسرین حضرت صدر الافاضل مراد آبادی علیہ الرحمہ اس کے تحت فرماتے ہیں :

(یہ قرآن) حق کی راہ بتاتا ہے، گمراہی سے بچاتا ہے، جہل و شک و غیرہ قلبی امراض سے شفا دیتا ہے اور جسمانی امراض کے لیے بھی اس کا پڑھ کر دم کرنا دفع مرض کے لیے موثر ہے۔ (خزائن العرفان: ۸۶۵ مطبوعہ خانقاہِ رکتیہ مدبرہ مطہرہ)

اور فرماتے ہیں: جو لوگ ایمان نہیں لاتے وہ قرآن سننے کی نعمت سے محروم ہیں (اور سنتے بھی ہیں تو اس کے اثرات سے محروم ہیں، گویا اندھے ہیں کہ دیکھ کر بھی نہیں دیکھتے اور شکوک و شبہات کی ظلمتوں میں گرفتار ہیں۔

یہ آیات جو مشکلات کے حل میں موثر ہیں، بھوت پریت، جن جنات کے برے اثرات سے بھی چھٹکارا دلاتی ہیں، غربت مفلسی اور دیگر پریشانیوں میں بھی ایک مفید و کارآمد عمل کا درجہ رکھتی ہیں، مایوسی اور پست ہمتی کو دور کرنے میں بھی ان سے کام لیا جاسکتا ہے، لیکن شرط یہی ہے کہ انہیں صحت کے ساتھ پڑھا جائے، اس کی افادیت پر یقین کامل رکھا جائے، گناہوں اور شکوک و شبہات سے اپنے کو دور رکھا جائے، تو کامیابی یقینی ہے، اور عجلت سے بھی بچا جائے، دعائیں کوئی ضروری نہیں کہ فوراً قبول ہو جائیں، کچھ وقت بھی لگ سکتا ہے۔ کہتے ہیں کہ خدا کے یہاں دیر ہے اندھیر نہیں ہے۔ اس لیے صبر سے کام لیا جائے اور خدا کی رحمت کا انتظار کیا جائے، اخلاص، بہر حال شرط ہے، جس کا فقدان آج کل عام ہے۔

مرتب کتاب عزیز، مولانا محمد فروز قادری چریا کوٹی - زید علمہ و فضلہ - ایک دردمند انسان، کئی ایک کتابوں کے مصنف، اور نیک و ہمدرد عالم دین ہیں، وہ اپنے اسلامی بھائیوں کی پریشائیاں دیکھ کر دل گرفتہ ہو جاتے ہیں۔ یہ کتاب دراصل ان کے سوزِ دروں کی علامت، اور ان کی فکر مندی کی روشن دلیل ہے۔ ہمیں اُمید ہے کہ اہل ایمان اس مجموعے کو ہاتھوں ہاتھ لیں گے، اور اس سے بھرپور فائدہ اٹھائیں گے۔ خدائے قدیر و غافر مولانا موصوف کو جزائے خیر سے نوازے اور اس قسم کے مزید دینی و علمی و اصلاحی کاموں کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین، بجاہ سید المرسلین علیہ وآلہم التحیۃ والتسلیم۔

(مولانا) محمد عبدالمبین نعمانی قادری

۱۲ رجب المرجب ۱۴۳۸ھ - دارالعلوم قادریہ، چریا کوٹ، (پوٹی)

قرآنی علاج، کاثبوت و سند

قبل اس کے کہ ہم قرآنی علاج و وظیفے کا آغاز کریں بہتر ہوگا کہ اس کی اسناد سے متعلق کچھ ضروری باتیں قارئین کے گوش گزار کر دیں، تاکہ انھیں اس تعلق سے کوئی الجھن نہ رہے اور وہ پورے انہماک اور یکسوئی کے ساتھ اس کی قراءت و سماعت کریں اور باذن اللہ اپنی پریشانیوں اور دکھوں سے نجات پائیں۔

تفسیر و حدیث کا ذخیرہ کھنگالنے کے بعد اندازہ ہوتا ہے کہ ان میں خدمت خلق کے پیش نظر جادو، ٹونا، آسپی خلل، زمینی و آسمانی حوادث اور جناتی اثر و نظر وغیرہ دور کرنے کے تعلق سے بہت سی دعائیں اور آیات وغیرہ بیان کی گئی ہیں۔ انھیں میں ایک وہ (۳۳) تینتیس آیات والی مشہور حدیث بھی ہے جسے حدیث کی بہت سی کتب میں درج کیا گیا ہے اور جس پر ہر دور میں مشائخ و اکابر نے عمل بھی کیا ہے، وہ ان کے معمولات میں بھی شامل رہی ہیں اور ان کے ذریعہ خلق خدا کو بہت سے روحانی و جسمانی دکھوں اور الجھنوں سے نجات بھی ملی ہے۔ قرآنی علاج کے ثبوت والی وہ حدیث صحاح ستہ میں سے ایک اہم کتاب سنن ابن ماجہ کے حوالے سے ہم یہاں نقل کر رہے ہیں:

عَنْ أَبِي لَيْلَى قَالَ كُنْتُ جَالِسًا عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذْ جَاءَهُ أُعْرَابِيٌّ فَقَالَ إِنَّ لِي أَخًا وَجِئْتُكَ قَالَ مَا وَجَعُ أَخِيكَ قَالَ بِهِ لَمَمٌ قَالَ أَذْهَبُ فَأْتِنِي بِهِ قَالَ فَذَهَبَ فَجَاءَ بِهِ فَأَجْلَسَهُ بَيْنَ يَدَيْهِ فَسَمِعْتُهُ عَوَّذَهُ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ وَأَرْبَعِ آيَاتٍ مِنْ أَوَّلِ الْبَقْرَةِ وَآيَتَيْنِ مِنْ وَسْطِهَا {وَاللَّهُ كُمْ إِلَهٌ وَاحِدٌ} وَآيَةِ الْكُرْسِيِّ وَثَلَاثِ آيَاتٍ مِنْ خَاتِمَتِهَا وَآيَةٍ مِنْ آلِ عِمْرَانَ

أَحْسِبُهُ قَالَ {شَهِدَ اللَّهُ أَنَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ} وَآيَةٌ مِنْ الْأَعْرَافِ {إِنَّ رَبَّكُمْ
اللَّهُ الَّذِي خَلَقَ} الْآيَةَ وَآيَةٌ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ {وَمَنْ يَدْعُ مَعَ اللَّهِ إِلَهًا آخَرَ لَا
بُرْهَانَ لَهُ بِهِ} وَآيَةٌ مِنَ الْجِنَّ {وَأَنَّهُ تَعَالَى جَدُّ رَبَّنَا مَا اتَّخَذَ صَاحِبَةً وَلَا
وَلَدًا} وَعَشْرَ آيَاتٍ مِنْ أَوَّلِ الصَّافَاتِ وَثَلَاثِ آيَاتٍ مِنْ آخِرِ الْحَشْرِ
وَقُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ وَالْمُعَوَّذَتَيْنِ فَقَامَ الْأَعْرَابِيُّ قَدْ بَرَأَ لَيْسَ بِهِ بَأْسٌ - (سنن
ابن ماجه: ۳۹۰/۱۰ حدیث نمبر: ۳۵۳۹)

ترجمہ: صحابی رسول حضرت ابوبلی بیان کرتے ہیں کہ میں نبی کریم ﷺ کی خدمت میں
حاضر تھا، اتنے میں ایک اعرابی (بدو) آیا اور عرض کرنے لگا کہ یا رسول اللہ! میرے بھائی کو کچھ
تکلیف ہے۔ حضور ﷺ نے پوچھا: اسے کیا تکلیف ہے؟ اس نے کہا: اس کے اندر ہلکی سی
جنونی کیفیت ہو گئی ہے۔ حضور ﷺ نے فرمایا: اُسے میرے پاس لے آؤ۔ چنانچہ وہ اس کو
حضور ﷺ کی خدمت میں لے کر حاضر ہوا۔ حضور ﷺ نے اس کی شفا و حفاظت کے لیے
سورہ فاتحہ، سورہ بقرہ کی ابتدائی چار آیتیں، اور بیچ سے دو آیت {وَالْهَکُمُ إِلَهٌ وَاحِدٌ}، آیت
الکرسی، اور پھر آخر سورہ بقرہ کی تین آیتیں، آل عمران کی ایک آیت، (راوی کہتے ہیں) میں سمجھتا
ہوں وہ یہ تھی {شَهِدَ اللَّهُ أَنَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ}، اعراف کی آیت: {إِنَّ رَبَّكُمُ اللَّهُ الَّذِي
خَلَقَ}، سورہ مومنون کی آیت {وَمَنْ يَدْعُ مَعَ اللَّهِ إِلَهًا آخَرَ لَا بُرْهَانَ لَهُ بِهِ}، سورہ جن
کی آیت {وَأَنَّهُ تَعَالَى جَدُّ رَبَّنَا مَا اتَّخَذَ صَاحِبَةً وَلَا وَلَدًا}، سورہ صافات کی ابتدائی دس
آیتیں، سورہ حشر کی آخری تین آیتیں، سورہ اخلاص، اور قل اعوذ برب الفلق اور قل اعوذ برب
الناس پڑھی۔ حضور ﷺ کا پڑھنا تھا کہ وہ شخص اٹھ کر ایسے کھڑا ہو گیا جیسے اسے کبھی کوئی تکلیف
ہی نہ تھی!۔

اسی سے ملتی جلتی ایک روایت مسند احمد بن حنبل اور مستدرک حاکم میں بھی ہے۔

اور اوراد و وظائف کی مشہور و معتبر کتاب 'الحسن الحسین' (مصنفہ علامہ ابن جزری علیہ الرحمۃ والرضوان) میں بھی اس کو پڑھنے کا طریقہ اور اس سے ملنے والا فائدہ بتایا گیا ہے۔ نیز شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی بن شاہ ولی اللہ محدث دہلوی بھی تاحیات اس کے عامل تھے، چنانچہ 'معمولاتِ عزیز' میں اس کی قدرے تفصیل موجود ہے۔

ان (۳۳) آیتوں کو آیات الحرس، آیات الحرب، آیات الحرز اور آیات الخوف بھی کہتے ہیں۔ اس کی اہمیت و افادیت اور نتیجہ خیزی پر مزید روشنی ڈالتے ہوئے پیر طریقت، مبلغ رشد و ہدایت حضرت علامہ مولانا مفتی محمد عبدالعین نعمانی قادری دامت فیوضہم العالیہ رقم طراز ہیں:

قرآن مجید کی صداقت پر ایمان رکھنے والے مسلمان کلام پاک کی شفا اور بے شمار روحانی اور مادی برکتوں کا یقین رکھتے ہیں۔ ۳۳ آیاتِ حرز کو کبجا اس لیے لکھ دیا جاتا ہے کہ لوگ آسانی سے چند منٹ صرف کر کے یومیہ اس کا ورد کر لیا کریں تاکہ ان آیتوں کی برکت سے بہت سی بیماریوں اور دکھوں سے نجات ملے۔ ان آیاتِ حرز کی برکتوں کے باب میں بعض قیمتی شہادتیں درج ذیل ہیں:

(۱) امام الحرمین حضرت علامہ ابو محمد عبداللہ بمینی معروف بہ امام یافعی (م ۶۸۷ھ) نے اپنی بے نظیر تالیف 'الدر النظیم فی خواص القرآن العظیم' میں تحریر فرمایا ہے کہ سرکارِ دو عالم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو شخص دن رات میں ایک بار یہ آیات پڑھ لیا کرے وہ ہر آفت سے محفوظ رہے گا، نہ اُسے کوئی درندہ دکھ دے گا اور نہ کوئی چور اسے نقصان پہنچائے گا۔ ان آیات کا نام آیات الخوف، یا آیات الحرس (نگہبانی کی آیات) ہے، اور یہ آیتیں حصن (قلعہ) ہیں اور ان میں ہر بیماری کے لیے شفا ہے، جن میں سے ایک جذام اور برص بھی ہے۔

(۲) حضرت ابو بکر محمد بن سیرین رحمۃ اللہ علیہ (م ۱۱۰ھ) سے منقول ہے کہ ہم کسی سفر میں تھے، ایک نہر پر قیام ہوا۔ لوگوں نے ڈرایا کہ یہاں لوگ لوٹ لیے جاتے ہیں۔ یہ سن کر میرے سب

رفیق وہاں سے چل دیے؛ مگر میں چوں کہ ایک حرز پڑھا کرتا تھا، اس لیے وہاں ٹھہرا رہا۔ جب رات ہوئی، ابھی سونے نہ پایا تھا کہ چند آدمی شمشیر بکف آئے؛ مگر مجھ تک نہ پہنچ سکے۔ جب صبح کو وہاں سے چلا تو ایک شخص گھوڑے پر سوار ملا اور مجھ سے بولا کہ ہم لوگ شب میں ستر (۷۰) بار سے زائد تیرے پاس آئے؛ مگر درمیان میں ایک آہنی دیوار حاصل ہو ہو جاتی تھی۔ میں نے کہا: یہ ان آیات کی برکت ہے۔ چنانچہ اس شخص نے عہد کیا کہ اب یہ کام نہ کروں گا۔

یہ (۳۳) آیتیں آتیں ہیں ان کے پڑھنے سے آسیب، درندہ، چور اور ہر قسم کی بلا و آفت دفع ہوتی ہے۔ کہا گیا ہے کہ ان میں سو بیاریوں سے شفا ہے۔ محمد بن علی فرماتے ہیں کہ ہمارے یہاں ایک بوڑھے کو فالج ہو گیا تھا اس پر یہ آیتیں پڑھی گئیں تو اس کو شفا ہو گئی۔ (سولہ سورہ رضویہ مع اضافہ جدیدہ، مرتبہ مولانا محمد عبدالمبین نعمانی قادری، ص: ۲۳۵۔ مطبوعہ رضا اکیڈمی، ممبئی ۲۰۱۲ء)

بے شک قرآن کا پڑھنا باعث شفا ہے۔ حضرت طلحہ بن مصرف رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ کہا جاتا ہے کہ بے شک مریض کے قریب جب قرآن مجید پڑھا جاتا ہے تو وہ اپنی تکلیف میں آفاقہ محسوس کرتا ہے۔ اور وہ کہتے ہیں کہ میں حضرت خیمہ رضی اللہ عنہ کی عیادت کے لیے گیا تو میں نے ان سے کہا کہ میں آج آپ کو درست حالت میں دیکھ رہا ہوں تو انھوں نے فرمایا: اِنَّهُ قُرِئَ عِنْدِي الْقُرْآنُ. یعنی میرے پاس قرآن مجید پڑھا گیا ہے (یہ اسی کی برکت سے ہوا ہے)۔ (شعب الایمان: حدیث: ۲۵۷۹)

علاوہ بریں تجربات اور لوگوں کے مشاہدات گواہ ہیں کہ یہ آیات (جنہیں منزل بھی کہا جاتا ہے) آسیب و سحر اور بعض دیگر خطرات و حوادث سے حفاظت کے لیے ایک آزمودہ وظیفہ اور مجرب عمل ہیں۔ القول الجلیل میں شاہ ولی اللہ محدث دہلوی فرماتے ہیں کہ یہ تینتیس (۳۳) آیات جادو کے اثر کو دور کرتی ہیں اور ان کے ذریعہ شیاطین، چور اور درندوں سے حفاظت ہو جاتی ہے۔

اب ہم ان ۳۳ آیات کو ایک خاص ترتیب سے یہاں پیش کرنے کی سعادت حاصل کر رہے ہیں، افادہ عام کی غرض سے اور اس کو مزید موثر بنانے کے لیے اس میں بزرگوں کے معمولات سے بعض مجرب اور آزمودہ آیتوں کا اضافہ بھی کر دیا گیا ہے، تاکہ یہ عمل خلق خدا کے لیے اور زیادہ نفع بخش، فائدہ رساں اور تیر بہدف ثابت ہو۔

کیا آپ واقعی پریشان ہیں؟

کیا آپ اپنی زندگی میں کسی فکر، غم، دکھ، اور نہ ختم ہونے والی پریشانیوں سے دوچار ہیں؟ — کیا آپ ایسی جسمانی، روحانی یا نفسانی بیماریوں کا شکار ہیں، جن کا علاج آپ کو نہیں مل پارہا؟ — کیا آپ اپنے فرائض کو ادا کرنے میں سستی اور نفسانی خواہشات اور گناہوں کو کرنے میں چستی محسوس کرتے ہیں؟ — کیا آپ اپنے ذہن و دماغ پر کچھ ایسا دباؤ محسوس کرتے ہیں جن کی وجہ سے آپ کسی کام کے نہیں رہے؟ — کیا آپ اپنی زندگی میں کچھ ایسی منفی تبدیلیاں پارہے ہیں جن کا سبب آپ نہیں جانتے؟ — کیا آپ واقعتاً اپنی زندگی سے بیزار ہو چکے ہیں، اور طرح طرح کے اوہام و شکوک نے آپ کا جینا دو بھر کر دیا ہے؟ اگر معاملہ کچھ ایسا ہے تو آپ — الحمد للہ — ان تمام سوالات کے علاوہ بہت ساری بیماریوں اور پریشانیوں کا تشفی بخش حل اس مختصر سے مجموعے کے اندر پائیں گے۔ اللہ نے چاہا تو یہ مجموعہ ہر پڑھنے والے کے دکھ درد کا دوا بنے گا اور اسے اس کی دلی مراد ملے گی۔ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں دعا ہے کہ وہ ہم سب کو اپنے خصوصی حفظ و امان میں رکھے، ارضی و سماوی آفات و بلیات سے حفاظت فرمائے، اور نیکیوں کے کام میں بڑھ چڑھ کر حصہ لینے اور گناہوں کے ہر کام سے گھن کرنے اور دور بھاگنے کی توفیق مرحمت فرمائے۔

آمین بجاہ سید المرسلین علیہ وعلیٰ آلہ افضل الصلوٰۃ والتسلیم

شرائطِ علاج

مندرجہ ذیل شرائط کو پوری توجہ سے پڑھیں تاکہ 'علاجِ قرآنی' سے پورا پورا فائدہ ملے۔

ا: اس میں کوئی دورائے نہیں کہ قرآن مجید سراپا شفا و برکت ہے۔ اس کی آیتوں میں رب کریم نے داروے شفا رکھ دی ہے۔ اور جنم جنم کے روگی اس سے شفا یاب ہوئے ہیں؛ لیکن اگر 'قرآنی علاج' کی آیتوں کو پڑھنے کے بعد آپ کو خدا نخواستہ کسی وجہ سے شفا نہ مل سکے تو مایوس ہونے کی ضرورت نہیں، اسے اپنے عمل کی کوتاہی یا اخلاص کی کمی پر محمول کریں، یا یہ کہ وہی آپ کا نوشتہ تقدیر ہے، جس کی وجہ سے شفا نہ ملی، یعنی خدا کے فیصلے پر راضی رہیے، اور یہ ذہن میں رکھیے کہ میرا رب میرے اچھے یا بُرے کے بارے میں زیادہ بہتر جانتا ہے، اور وہ جو کرے گا میرے حق میں بہتر ہی ہوگا۔ تاہم آپ کو اس کے ساتھ اس بات کی خوشی بھی ہونی چاہیے کہ جتنے دنوں تک آپ نے عمل تلاوت جاری رکھا، اور خود کو اس مقدس وظیفے میں لگائے رکھا، اس کا اجر و ثواب یقیناً ضائع نہیں ہوگا اور خداے کریم ضرور اس کا بہتر سے بہتر بدلہ عطا فرمائے گا۔

یہی وہ کتابِ مقدس ہے کہ جس کا محض پڑھنا بھی دنیا و آخرت میں بھلائی کا ضامن ہے، اس سے مرادیں برآتی ہیں، مقاصد پورے ہوتے ہیں اور رحمت خداوندی بندوں کی طرف ٹوٹ کر متوجہ ہوتی ہے۔ ایک حدیث قدسی میں ہے کہ اللہ سبحانہ و تعالیٰ فرماتا ہے: 'جس بندے کو قرآن میرے ذکر

اور مجھ سے سوال کا موقع نہیں دیتا، میں اس کو مانگنے والوں سے کہیں زیادہ عطا کرتا ہوں۔ (مشکوٰۃ المصابیح: ۱۸۶)

۲: یہ آیتیں ایک طرح کی دعائیں، اور دعا کے تعلق سے تاجدارِ کائنات ﷺ نے ہمیں یہ طریقہ تعلیم فرمایا ہے کہ تم اللہ تعالیٰ سے دعا اس طرح مانگو کہ تمہیں اس کی قبولیت کا مکمل یقین ہو۔ (سنن ترمذی، حدیث: ۳۸۱۶) یعنی مرے اور بچھے ہوئے دل کے ساتھ دعا نہ کرو کہ نہ معلوم قبول ہوگی یا نہ ہوگی، بلکہ بندہ اس کا یقین کامل رکھے کہ میری دعا ضرور قبولیت کے دروازے کو کھٹکھٹائے گی اور میری مراد مجھے مل کے رہے گی۔ کیوں کہ اللہ کی یہ شان نہیں کہ وہ اُٹھے ہوئے ہاتھ کو خالی پھیر دے، بلکہ وہ فرماتا ہے کہ 'جب کوئی دعا کے لیے ہاتھ اُٹھاتا ہے تو مجھے حیا آتی ہے کہ میں اسے یوں ہی کھالی لوٹا دوں'۔ یعنی اس کی دعا قبول ہو جاتی ہے۔ (سنن ابن ماجہ، حدیث: ۳۸۱۵)

۳: ان آیتوں کی تلاوت کے دنوں میں آپ زیادہ سے زیادہ غربا و مساکین کا خیال رکھیے، انھیں صدقہ و خیرات دیتے رہیے؛ کیوں کہ حدیث میں آیا کہ 'صدقہ بلا دور کرتا ہے اور بری موت سے نجات دلاتا ہے'۔

آپ ذرا سوچیں کہ اگر آپ کسی ڈاکٹریا بڑے ہسپتال میں جاتے تو کتنا خرچ ہوتا، اور یہاں تو آپ گھر بیٹھے بیٹھے مفت علاج کر رہے ہیں، لہذا صدقات کی کثرت کریں اور جی کھول کر اللہ سبحانہ و تعالیٰ کی راہ میں لٹائیں، اس کی برکت سے۔ ان شاء اللہ۔ آپ کی مشکلات کے بادل جلدی چھٹ جائیں گے۔

۴: قرآن کا پڑھنا چوں کہ شیطان پر بہت بھاری ہے، اور کبھی نہیں چاہتا کہ بندہ اللہ کے کلام کو پڑھ کر اس کی رحمتوں سے مالا مال ہو، اس لیے وہ طرح طرح سے بہکاتا رہتا ہے۔ تلاوت سے قبل أعوذ باللہ من الشیطن الرجیم پڑھنے کی ایک حکمت یہ

بھی ہے کہ شیطان کے وسوسوں اور اس کے خطرات سے محفوظ ہو جایا جائے۔ تو ان آیات کی تلاوت کے دوران شیطان یا آسبی اثرات بھرپور کوشش کریں گے کہ آپ کا یہ عمل روک دیں، کبھی آپ پرستی طاری ہوگی، کبھی نیند کا غلبہ، کبھی سردرد، کبھی چکر اور کبھی گھبراہٹ وغیرہ محسوس ہوگی؛ مگر آپ کو یہ چیزیں خاطر میں نہیں لانا، اور لگاتار ان آیتوں کو شفا کی نیت سے پڑھتے رہنا ہے۔

ہاں! اگر اُلٹی یا دست آنا شروع ہو جائے تو ان سے فراغت کے فوراً بعد پھر تلاوت میں لگ جائیں، اور اس وقت تک تلاوت جاری رکھیں، جب تک روگ کی رگ کٹ نہیں جاتی اور آپ پورے طور پر بھلے چنگے نہیں ہو جاتے۔ سستی کا ہلی اور نیند کو دور کرنے کا ایک مجرب عمل یہ ہے کہ تازہ وضو کر لے، ان شاء اللہ اس سے چستی اور نشاط کی کیفیت پیدا ہو جائے گی۔

۵: جب ان آیات اور سورتوں کو پڑھنے بیٹھیں تو ساتھ میں پانی بھرا بوتل رکھنا نہ بھولیں۔ چند آیتیں یا سورت پڑھنے کے بعد اس پانی پر دم کرتے رہیں، اور ساتھ اپنے سینے پر بھی پھونکیں اور دونوں ہاتھوں پر دم کر کے پورے بدن پر پھیریں۔ اس سے جلد شفا یابی کی اُمید ہے، اور یہ ہمارے بزرگوں کا مجرب و آزمودہ نسخہ ہے۔

۶: اس قرآنی علاج کو اس وقت تک پڑھتے رہیں جب تک آپ کو مکمل فائدہ نہیں ہو جاتا۔ خواہ اس میں کئی ماہ بیت جائیں یا سال ہی کیوں نہ لگ جائے۔ کیوں کہ جب مرض بڑا ہوگا تو ظاہر ہے اس کا ازالہ بھی دیر سے ہوگا۔ جیسے ڈاکٹروں کے یہاں کسی کسی مرض کا علاج سالہا سال جاری رہتا ہے۔

۷: ان آیتوں کو مسلسل نماز فجر سے عشا تک پڑھتے رہنا ہے، بیچ میں بس اہم اور ضروری کاموں کے لیے وقفہ کریں؛ ورنہ برابر پڑھتے یا سنتے رہیں، اس لیے کہ آپ زیر

علاج ہیں۔ ہرچند کہ شیطان سونے کے لیے مجبور کرے گا، سستی دلائے گا؛ مگر آپ کو یہ عمل جاری رکھنا ہے، ہاں! ظہر بعد تھوڑی دیر کے لیے بس قیلولہ کر لیں کہ یہ سنتِ مصطفیٰ ﷺ بھی ہے۔

۸: ان آیتوں کو آپ پڑھ بھی سکتے ہیں اور کسی صحیح خواں سے سن بھی سکتے ہیں۔ اسی لیے کتاب کے ساتھ ہم نے آڈیو سی ڈی کا بھی اہتمام کر دیا ہے، لیکن سننے کے مقابلے میں پڑھنے کا اثر زیادہ ہوتا ہے، اس لیے پڑھنے ہی کو ترجیح دیں۔ سی ڈی دراصل ان لوگوں کے لیے ہے جو بالکل نہیں پڑھ پاتے یا مصروفیت کی وجہ سے وقت نہیں مل پاتا تو چلتے پھرتے یا کام کرتے ہوئے براہِ راست یا ایئر فون کے ذریعہ سنتے رہتے ہیں۔ تاہم پڑھنے والوں کو بھی چاہیے کہ حروف کے صحیح تلفظ کا مکمل اہتمام کریں، اور آدابِ تلاوت کا بھرپور خیال رکھیں تاکہ اس کی برکتیں تمام وکمال جلد آز جلد حاصل ہوں۔

(مرض و سحر وغیرہ جانچنے کا پیمانہ)

۹: مریض جب ان آیات کو مسلسل پڑھتا یا سنتا رہے گا تو اگر واقعتاً اس کو مرض ہے تو اس کا اثر ظاہر ہونا شروع ہو جائے گا۔ جس کی علامات یہ ہیں:

اگر اس پر جادو کا اثر ہے تو اس کے جسم یا کسی دوسری مخصوص جگہ پر درد بڑھنے لگے گا۔ اور اگر کھانے کی چیزوں کے ذریعہ سحر کیا گیا ہے تو پیٹ میں سخت تکلیف شروع ہو جائے گی، اور بہت زیادہ تھوڑے اور اُلٹیاں ہوں گی۔ اور اگر اس پر جناتی اثر ہوگا تو اس کے سر میں درد یا جسم کے اندر عجیب قسم کی حرکتیں شروع ہونے لگیں گی۔ اور اگر ان آیات کو چند ایک بار پڑھنے یا سننے کے بعد کوئی اثر نہیں ہوتا تو اس کا مطلب یہ ہے کہ کوئی بیماری نہیں ہے، اور اگر کچھ ہوگی بھی تو وہ علاج سے ختم ہو جائے گی، لیکن اگر سنکر بھی تکلیف باقی ہے تو جب تک تکلیف ختم نہیں ہو جاتی پڑھتے یا سنتے رہنا چاہیے۔

نوٹ: قرآن کو پڑھتے رہنے کا معمول بنالیں، ایسا نہ ہو کہ جب مشکل اور پریشانی کا حملہ ہو تب قرآن یاد آئے، ورنہ اس سے منہ پھیرے رہیں، یہ دراصل اہل ایمان کا شیوہ نہیں!۔ قرآن کتابِ زندگی اور دستورِ حیات ہے اس سے زندگی کے ہر موڑ پر رہنمائی حاصل کرنا چاہیے۔

۱۰: آیتیں پڑھنے کا طریقہ خوب اچھی طرح سمجھ لیں تاکہ کوئی چوک نہ ہو:

○ جہاں اعوذ باللہ لکھی ہے وہاں صرف اعوذ باللہ پڑھنا ہے اور جہاں اعوذ باللہ کے ساتھ بسم اللہ ہے وہاں دونوں کو پڑھنا ہے۔

○ جن آیات یا آیت کے کسی ٹکڑے کو ایک سے زیادہ مرتبہ پڑھنا ضروری ہے، اس کے نیچے لکیر کھینچ دی گئی ہے اور اس کے آگے تعداد لکھ دی گئی ہے کہ آیت کو کتنی مرتبہ پڑھنا ہے مثلاً سورہ فاتحہ کی آیتوں کے نیچے لکیر کھینچ کر کتنی مرتبہ پڑھنا ہے اس کی تعداد اس طرح [3 مرتبہ] لکھ دی گئی ہے۔ اسی طرح دوسری لکیر کھینچی ہوئی آیتوں کو ان کے آگے لکھی ہوئی تعداد کے مطابق پڑھنا ضروری ہے۔

○ جن سورتوں (جیسے سورہ فاتحہ، اخلاص اور فلق وغیرہ) کو چند مرتبہ پڑھنے کا اشارہ دیا گیا ہے ان کو ہر مرتبہ بسم اللہ کے ساتھ ہی پڑھا جائے۔

○ اور جن آیتوں کے نیچے کوئی لکیر نہیں کھینچی گئی ہے ان آیتوں کو صرف ایک ہی مرتبہ پڑھنا کافی ہے۔

○ پڑھنے والے کو چاہیے کہ قراءت کے ضروری مسائل جان لے، اس کے لیے راقم الحروف کی کتاب 'برکات الترتیل' بہت مفید ہے۔

○ قواعد کو جاننے کے ساتھ کسی اچھے قاری سے ان آیات کو مشق بھی کر لے کہ بغیر استاذ کے قراءت کی درستی بہت مشکل ہے۔ قراءت سکھانے والی سیڈیاں بھی آتی ہیں ان سے بھی مدد حاصل کی جاسکتی ہے۔



قرآنی علاج

33 آیات مع اضافہ جات



بہتر یہ ہے کہ 'قرآنی علاج' کو 'آذان' سے شروع کریں؛ کیوں کہ قضاے حاجات اور دفعِ بلیات کے لیے آذان کی قوت و تاثیر مسلم ہے۔ جب آذان پوری ہو جائے تو اس کے بعد سورہ فاتحہ سے باضابطہ 'قرآنی علاج' کا آغاز کریں۔ ترتیبِ تلاوت حسب ذیل ہے:

أَعُوذُ بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ ۝۱ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ ۝۲

مَلِكِ يَوْمِ الدِّينِ ۝۳ إِيَّاكَ نَعْبُدُ وَ إِيَّاكَ نَسْتَعِينُ ۝۴

إِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيمَ ۝۵ صِرَاطَ الَّذِينَ أَنْعَمْتَ

عَلَيْهِمْ ۝۶ غَيْرِ الْمَغْضُوبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّالِّينَ ۝۷

[3 مرتبہ] (سورہ فاتحہ: 1/1-7)

أَعُوذُ بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ
بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

الْم ۱ ذَلِكِ الْكِتَابِ لَا رَيْبَ ۚ فِيهِ ۗ هُدًى لِّلْمُتَّقِينَ ۚ ۲
الَّذِينَ يُؤْمِنُونَ بِالْغَيْبِ وَ يُقِيمُونَ الصَّلَاةَ وَ مِمَّا
رَزَقْنَاهُمْ يُنْفِقُونَ ۚ ۳ وَ الَّذِينَ يُؤْمِنُونَ بِمَا أُنزِلَ إِلَيْكَ وَ
مَا أُنزِلَ مِنْ قَبْلِكَ ۗ وَ بِالْآخِرَةِ هُمْ يُوقِنُونَ ۚ ۴ أُولَئِكَ
عَلَى هُدًى مِنْ رَبِّهِمْ ۗ وَ أُولَئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُونَ ۝ ۵ إِنَّ
الَّذِينَ كَفَرُوا سَوَاءٌ عَلَيْهِمْ ءَأَنذَرْتَهُمْ أَمْ لَمْ تُنذِرْهُمْ
لَا يُؤْمِنُونَ ۖ ۶ خَتَمَ اللَّهُ عَلَى قُلُوبِهِمْ وَ عَلَى سَمْعِهِمْ ۗ وَ
عَلَى أَبْصَارِهِمْ غِشَاوَةٌ ۚ وَ لَهُمْ عَذَابٌ عَظِيمٌ ۚ ۷ (سورة

بقره: 7-1/2)

أَعُوذُ بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ

وَاتَّبَعُوا مَا تَتْلُوا الشَّيْطَانُ عَلَى مُلْكِ سُلَيْمَانَ ۖ وَمَا كَفَرَ
سُلَيْمَانُ ۖ وَلَكِنَّ الشَّيْطَانَ كَفَرُوا يُعَلِّمُونَ النَّاسَ

السِّحْرَ [3 مرتبه]

يُعَلِّمُونَ النَّاسَ السِّحْرَ [3 مرتبه]

وَمَا أَنْزَلَ عَلَى الْمَلَائِكِينَ بَابِلَ هَارُوتَ وَمَارُوتَ ۗ وَمَا
يُعَلِّمِينَ مِنْ أَحَدٍ حَتَّى يَقُولَا إِنَّمَا نَحْنُ فِتْنَةٌ فَلَا تَكْفُرْ ۗ
فَيَتَعَلَّمُونَ مِنْهُمَا مَا يُفَرِّقُونَ بِهِ بَيْنَ الْمَرْءِ وَزَوْجِهِ ۗ

[3 مرتبه]

وَمَا هُمْ بِضَارِّينَ بِهِ مِنْ أَحَدٍ إِلَّا بِإِذْنِ اللَّهِ ۗ [5 مرتبه]
وَيَتَعَلَّمُونَ مَا يَضُرُّهُمْ وَلَا يَنْفَعُهُمْ ۗ وَلَقَدْ عَلِمُوا لَمَنِ
اشْتَرَاهُ مَا لَهُ فِي الْآخِرَةِ مِنْ خَلَقٍ ۗ وَلَبِئْسَ مَا شَرَوْا
بِهِ أَنْفُسَهُمْ ۗ لَوْ كَانُوا يَعْلَمُونَ ﴿١٠٢﴾ (سورة بقره: 102/2)

أَعُوذُ بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ

وَدَّ كَثِيرٌ مِّنْ أَهْلِ الْكِتَابِ لَوْ يَرُدُّونَكُمْ مِن بَعْدِ إِيمَانِكُمْ

كُفَّارًا ^ط حَسَدًا مِّنْ عِنْدِ أَنفُسِهِمْ [3 مرتبه]

مِّنْ بَعْدِ مَا تَبَيَّنَ لَهُمُ الْحَقُّ ^ع فَاعْفُوا وَاصْفَحُوا حَتَّىٰ

يَأْتِيَ اللَّهُ بِأَمْرِهِ ^ط إِنَّ اللَّهَ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ ﴿١٠٩﴾ [3 مرتبه]

(سورة بقره: 2/109)

أَعُوذُ بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ

فَإِنْ آمَنُوا بِبِئْسَلِ مَا آمَنْتُمْ بِهِ فَقَدْ اهْتَدَوْا ^ع وَإِنْ تَوَلَّوْا

فَإِنَّمَا هُمْ فِي شِقَاقٍ ^ع فَسَيَكْفِيكَهُمُ اللَّهُ ^ع وَهُوَ السَّمِيعُ

الْعَلِيمُ ﴿١٣٧﴾ (سورة بقره: 2/137)

أَعُوذُ بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ

الَّذِينَ إِذَا أَصَابْتَهُمْ مُّصِيبَةٌ ^ب قَالُوا إِنَّا لِلَّهِ وَإِنَّا إِلَيْهِ

رَجِعُونَ ﴿١٥٦﴾ أُولَئِكَ عَلَيْهِمْ صَلَوَاتٌ مِّن رَّبِّهِمْ وَرَحْمَةٌ
وَأُولَئِكَ هُمُ الْمُهْتَدُونَ ﴿١٥٥﴾ (سورة بقره: 156-157)

أَعُوذُ بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ

وَالْهَكْمُ إِلَهٌ وَاحِدٌ ۚ لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الرَّحْمَنُ الرَّحِيمُ ﴿١٦٣﴾

[3 مرتبه] (سورة بقره: 163/2)

إِنَّ فِي خَلْقِ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ وَاخْتِلَافِ اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ
وَالْفُلْكِ الَّتِي تَجْرِي فِي الْبَحْرِ بِمَا يَنْفَعُ النَّاسَ وَمَا
أَنْزَلَ اللَّهُ مِنَ السَّمَاءِ مِنْ مَّاءٍ فَأَحْيَا بِهِ الْأَرْضَ بَعْدَ
مَوْتِهَا وَبَثَّ فِيهَا مِنْ كُلِّ دَابَّةٍ ۗ وَتَصْرِيفِ الرِّيْحِ وَ
السَّحَابِ الْمُسَخَّرِ بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ لَآيَاتٍ لِّقَوْمٍ
يَعْقِلُونَ ﴿١٦٦﴾ (سورة بقره: 164/2)

أَعُوذُ بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ

اللَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ ۚ الْحَيُّ الْقَيُّومُ ۚ لَا تَأْخُذُهُ سِنَّةٌ وَلَا نَوْمٌ ۗ لَهُ مَا فِي السَّمَوَاتِ وَمَا فِي الْأَرْضِ ۗ مَنْ ذَا الَّذِي يَشْفَعُ عِنْدَهُ إِلَّا بِإِذْنِهِ ۗ يَعْلَمُ مَا بَيْنَ أَيْدِيهِمْ وَمَا خَلْفَهُمْ ۗ وَلَا يُحِيطُونَ بِشَيْءٍ مِّنْ عِلْمِهِ إِلَّا بِمَا شَاءَ ۗ وَسِعَ كُرْسِيُّهُ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضَ ۗ وَلَا يَئُودُهُ حِفْظُهُمَا ۗ وَهُوَ الْعَلِيُّ الْعَظِيمُ ﴿٢٥٥﴾ لَا إِكْرَاهَ فِي الدِّينِ ۗ قَدْ تَبَيَّنَ الرُّشْدُ مِنَ الْغَيِّ ۗ فَمَنْ يَكْفُرْ بِالطَّاغُوتِ وَيُؤْمِنْ بِاللَّهِ فَقَدِ اسْتَمْسَكَ بِالْعُرْوَةِ الْوُثْقَىٰ ۗ لَا انْفِصَامَ لَهَا ۗ وَاللَّهُ سَبِيعٌ عَلِيمٌ ۗ اللَّهُ وَلِيُّ الَّذِينَ آمَنُوا ۗ يُخْرِجُهُم مِّنَ الظُّلُمَاتِ إِلَى النُّورِ ۗ وَالَّذِينَ كَفَرُوا أُولَئِكَمُ الطَّاغُوتُ ۗ يُخْرِجُونَهُمْ مِّنَ النُّورِ إِلَى الظُّلُمَاتِ ۗ أُولَئِكَ أَصْحَابُ النَّارِ ۗ هُمْ فِيهَا خَالِدُونَ ﴿٢٥٦﴾ (سورة بقره: 2/255-257)

أَعُوذُ بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ

لِلَّهِ مَا فِي السَّمَوَاتِ وَمَا فِي الْأَرْضِ ۗ وَإِنْ تُبَدُّوا مَا فِي
أَنْفُسِكُمْ أَوْ تُخْفُوهُ يُحَاسِبْكُمْ بِهِ اللَّهُ ۗ فَيَغْفِرُ لِمَنْ
يَشَاءُ وَيُعَذِّبُ مَنْ يَشَاءُ ۗ وَاللَّهُ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ ﴿٢٨٦﴾
أَمِنَ الرَّسُولُ بِمَا أُنزِلَ إِلَيْهِ مِنْ رَبِّهِ وَالْمُؤْمِنُونَ ۗ كُلٌّ
أَمِنَ بِاللَّهِ وَ مَلِكَّتِهِ وَ كُتْبِهِ وَ رُسُلِهِ ۗ لَا نَفَرِقُ بَيْنَ
أَحَدٍ مِّنْ رُّسُلِهِ ۗ وَقَالُوا سَبِعْنَا وَ اطَّعْنَا ۗ غُفْرَانَكَ رَبَّنَا
وَ إِلَيْكَ الْمَصِيرُ ﴿٢٨٧﴾ لَا يُكَلِّفُ اللَّهُ نَفْسًا إِلَّا وُسْعَهَا ۗ لَهَا
مَا كَسَبَتْ وَ عَلَيْهَا مَا اكْتَسَبَتْ ۗ رَبَّنَا لَا تُؤَاخِذْنَا إِنْ
نَسِينَا أَوْ أَخْطَأْنَا ۗ رَبَّنَا وَ لَا تَحْمِلْ عَلَيْنَا إصْرًا كَمَا
حَمَلْتَهُ عَلَى الَّذِينَ مِنْ قَبْلِنَا ۗ رَبَّنَا وَ لَا تُحْمِلْنَا مَا لَا
طَاقَةَ لَنَا بِهِ ۗ وَ اعْفُ عَنَّا وَ اغْفِرْ لَنَا وَ ارْحَمْنَا أَنْتَ
مَوْلَانَا فَانصُرْنَا عَلَى الْقَوْمِ الْكَافِرِينَ ﴿٢٨٨﴾ (سورة بقره: 2/284-286)

أَعُوذُ بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ
بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

الْم ۝ اللَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّومُ ۝ نَزَّلَ عَلَيْكَ
الْكِتَابَ بِالْحَقِّ مُصَدِّقًا لِمَا بَيْنَ يَدَيْهِ وَأَنزَلَ التَّوْرَةَ وَ
الْإِنْجِيلَ ۝ مِنْ قَبْلُ هُدًى لِلنَّاسِ وَأَنزَلَ الْفُرْقَانَ ۝
إِنَّ الَّذِينَ كَفَرُوا بِآيَاتِ اللَّهِ لَهُمْ عَذَابٌ شَدِيدٌ ۝ وَاللَّهُ
عَزِيزٌ ذُو انتِقَامٍ ۝ إِنَّ اللَّهَ لَا يَخْفَى عَلَيْهِ شَيْءٌ فِي
الْأَرْضِ وَلَا فِي السَّمَاءِ ۝ هُوَ الَّذِي يُصَوِّرُكُمْ فِي
الْأَرْحَامِ كَيْفَ يَشَاءُ ۝ لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ ۝
هُوَ الَّذِي أَنزَلَ عَلَيْكَ الْكِتَابَ مِنْهُ آيَاتٌ مُحْكَمَاتٌ هُنَّ أُمُّ
الْكِتَابِ وَأُخَرُ مُتَشَابِهَاتٌ ۝ فَأَمَّا الَّذِينَ فِي قُلُوبِهِمْ زَيْغٌ
فَيَتَّبِعُونَ مَا تَشَابَهَ مِنْهُ ابْتِغَاءَ الْفِتْنَةِ وَابْتِغَاءَ تَأْوِيلِهِ ۝
وَمَا يَعْلَمُ تَأْوِيلَهُ إِلَّا اللَّهُ ۝ وَالرُّسُخُونَ فِي الْعِلْمِ

يَقُولُونَ آمَنَّا بِهِ كُلٌّ مِّنْ عِنْدِ رَبِّنَا ۗ وَمَا يَذَّكَّرُ إِلَّا أُولُو
الْأَلْبَابِ ﴿٤﴾ رَبَّنَا لَا تَجْعَلْ قُلُوبَنَا بَعْدَ إِذْ هَدَيْتَنَا وَهَبْ لَنَا
مِنْ لَّدُنكَ رَحْمَةً إِنَّكَ أَنْتَ الْوَهَّابُ ﴿٨﴾ (سورة آل عمران: 1/3-8)

أَعُوذُ بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ

شَهِدَ اللَّهُ أَنَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ ۚ وَالْمَلَائِكَةُ وَأُولُو الْعِلْمِ
قَابِلًا بِالْقِسْطِ ۗ لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ ﴿١٨﴾ إِنَّ
الدِّينَ عِنْدَ اللَّهِ الْإِسْلَامُ ۗ وَمَا اخْتَلَفَ الَّذِينَ أُوتُوا
الْكِتَابَ إِلَّا مِنْ بَعْدِ مَا جَاءَهُمُ الْعِلْمُ بَغْيًا بَيْنَهُمْ ۗ وَ
مَنْ يَكْفُرْ بِآيَاتِ اللَّهِ فَإِنَّ اللَّهَ سَرِيعُ الْحِسَابِ ﴿١٩﴾ (سورة آل
عمران: 18/3-19)

أَعُوذُ بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ

قُلِ اللَّهُمَّ مَلِكُ الْمُلْكِ تُؤْتِي الْمُلْكَ مَنْ تَشَاءُ وَتَنْزِعُ

الْمُلْكِ مِمَّنْ تَشَاءُ ، وَ تُعِزُّ مَنْ تَشَاءُ وَ تُذِلُّ مَنْ تَشَاءُ ط
بِيَدِكَ الْخَيْرُ ط إِنَّكَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ ﴿٢٦﴾ تُولِجُ اللَّيْلَ فِي
النَّهَارِ وَ تُولِجُ النَّهَارَ فِي اللَّيْلِ ، وَ تُخْرِجُ الْحَيَّ مِنَ الْمَيِّتِ
وَ تُخْرِجُ الْمَيِّتَ مِنَ الْحَيِّ ، وَ تَرْزُقُ مَنْ تَشَاءُ بِغَيْرِ
حِسَابٍ ﴿٢٧﴾ (سورة آل عمران: 26-27)

أَعُوذُ بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ

وَ مَنْ يَبْتَغِ غَيْرَ الْإِسْلَامِ دِينًا فَلَنْ يُقْبَلَ مِنْهُ ؕ وَ هُوَ فِي
الْآخِرَةِ مِنَ الْخَسِرِينَ ﴿٨٥﴾ (سورة آل عمران: 85/3)

أَعُوذُ بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ

وَ الَّذِينَ إِذَا فَعَلُوا فَاحِشَةً أَوْ ظَلَمُوا أَنْفُسَهُمْ ذَكَرُوا اللَّهَ
فَاسْتَغْفَرُوا لِذُنُوبِهِمْ ؕ وَ مَنْ يَغْفِرِ الذُّنُوبَ إِلَّا اللَّهُ ؕ

وَلَمْ يُصِرُّوا عَلَىٰ مَا فَعَلُوا وَهُمْ يَعْلَمُونَ ﴿١٣٥﴾ أُولَٰئِكَ
جَزَاءُ وَّهُمْ مَغْفِرَةٌ مِّن رَّبِّهِمْ وَجَنَّتٌ تَجْرِي مِن تَحْتِهَا
الْأَنْهَارُ خَالِدِينَ فِيهَا ۗ وَنِعْمَ أَجْرُ الْعَمِلِينَ ﴿١٣٦﴾ (سورة آل
عمران: 135-136)

أَعُوذُ بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ

الَّذِينَ قَالَ لَهُمُ النَّاسُ إِنَّ النَّاسَ قَدْ جَمَعُوا لَكُمْ
فَاخْشَوْهُمْ فَزَادَهُمْ إِيمَانًا ۗ وَقَالُوا حَسْبُنَا اللَّهُ وَنِعْمَ
الْوَكِيلُ ﴿١٤٢﴾ فَأَنْقَلَبُوا بِنِعْمَةٍ مِّنَ اللَّهِ وَفَضْلٍ لَّمْ
يَمْسَسْهُمْ سُوءٌ ۖ وَاتَّبَعُوا رِضْوَانَ اللَّهِ ۗ وَاللَّهُ ذُو فَضْلٍ
عَظِيمٍ ﴿١٤٣﴾ (سورة آل عمران: 172-173)

أَعُوذُ بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ

وَاللَّهُ مُلْكُ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ ۗ وَاللَّهُ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ

قَدِيرٌ ۝^{١٨٩} إِنَّ فِي خَلْقِ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ وَاخْتِلَافِ اللَّيْلِ
وَالنَّهَارِ لَآيَاتٍ لِأُولِي الْأَلْبَابِ ۝^{١٩٠} الَّذِينَ يَذْكُرُونَ اللَّهَ
قِيَمًا وَتَعُودًا وَعَلَىٰ جُنُوبِهِمْ وَيَتَفَكَّرُونَ فِي خَلْقِ
السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ، رَبَّنَا مَا خَلَقْتَ هَذَا بَاطِلًا، سُبْحَانَكَ
فَقِنَا عَذَابَ النَّارِ ۝^{١٩١} رَبَّنَا إِنَّكَ مَنْ تَدْخِلِ النَّارَ فَقَدْ
أَخْزَيْتَهُ ۝^ط وَمَا لِلظَّالِمِينَ مِنْ أَنْصَارٍ ۝^{١٩٢} رَبَّنَا إِنَّا سَبِعْنَا
مُنَادِيًا يُنَادِي لِلْإِيمَانِ أَنْ آمِنُوا بِرَبِّكُمْ فَآمَنَّا ۝^ط رَبَّنَا
فَاغْفِرْ لَنَا ذُنُوبَنَا وَكَفِّرْ عَنَّا سَيِّئَاتِنَا وَتَوَفَّنَا مَعَ
الْأَبْرَارِ ۝^{١٩٣} رَبَّنَا وَآتِنَا مَا وَعَدْتَنَا عَلَىٰ رُسُلِكَ وَلَا تُخْزِنَا
يَوْمَ الْقِيَامَةِ إِنَّكَ لَا تُخْلِفُ الْمِيعَادَ ۝^{١٩٤} فَاسْتَجَابَ لَهُمْ
رَبُّهُمْ أَنِّي لَا أَضِيعُ عَمَلَ عَامِلٍ مِّنْكُمْ مِّمَّنْ ذَكَرٍ أَوْ أُنْشَىٰ ۝^ع
بَعْضُكُمْ مِّنْ بَعْضٍ ۝^ع فَالَّذِينَ هَاجَرُوا وَ أُخْرِجُوا مِنْ
دِيَارِهِمْ وَأُودُوا فِي سَبِيلِي وَ قُتِلُوا وَ قُتِلُوا لَا كُفْرَانَ

عَنْهُمْ سَيِّئَاتِهِمْ وَلَا أُدْخِلَنَّهُمْ جَنَّتٍ تَجْرِي مِنْ تَحْتِهَا
الْأَنْهَارُ ۚ ثَوَابًا مِّنْ عِنْدِ اللَّهِ ۖ وَاللَّهُ عِنْدَهُ حُسْنُ
الثَّوَابِ ﴿١٩٥﴾ لَا يَغْرَنَّاكَ تَقَلُّبُ الَّذِينَ كَفَرُوا فِي الْبِلَادِ ﴿١٩٦﴾
مَتَاعٌ قَلِيلٌ ۖ ثُمَّ مَا لَهُمْ جَهَنَّمَ ۖ وَبُئْسَ الْبِهَادُ ﴿١٩٧﴾
لِئِنْ الَّذِينَ اتَّقَوْا رَبَّهُمْ لَهُمْ جَنَّتٌ تَجْرِي مِنْ تَحْتِهَا
الْأَنْهَارُ خَالِدِينَ فِيهَا نُزُلًا مِّنْ عِنْدِ اللَّهِ ۖ وَمَا عِنْدَ اللَّهِ
خَيْرٌ لِلَّابْرَارِ ﴿١٩٨﴾ وَإِنَّ مِنْ أَهْلِ الْكِتَابِ لَمَنْ يُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَ
مَا أُنزِلَ إِلَيْكُمْ وَمَا أُنزِلَ إِلَيْهِمْ خَشِعِينَ لِلَّهِ ۚ لَا
يَشْتَرُونَ بِآيَاتِ اللَّهِ ثَمَنًا قَلِيلًا ۖ أُولَٰئِكَ لَهُمْ أَجْرُهُمْ
عِنْدَ رَبِّهِمْ ۖ إِنَّ اللَّهَ سَرِيعُ الْحِسَابِ ﴿١٩٩﴾ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ
آمَنُوا اصْبِرُوا وَصَابِرُوا وَرَابِطُوا ۖ وَاتَّقُوا اللَّهَ لَعَلَّكُمْ
تُفْلِحُونَ ﴿٢٠٠﴾ (سورة آل عمران: 189/3-200)

أَعُوذُ بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ

أَمْ يَحْسُدُونَ النَّاسَ عَلَى مَا آتَاهُمُ اللَّهُ مِنْ فَضْلِهِ ۗ

[7 مرتبه]

فَقَدْ آتَيْنَا آلَ إِبْرَاهِيمَ الْكِتَابَ وَالْحِكْمَةَ وَآتَيْنَاهُمْ مُلْكًا

عَظِيمًا ﴿٥٢﴾ (سورة نساء: 54/4)

أَعُوذُ بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ

وَإِنْ يَمْسَسْكَ اللَّهُ بِضُرٍّ فَلَا كَاشِفَ لَهُ إِلَّا هُوَ ۗ وَإِنْ

يَمْسَسْكَ بِخَيْرٍ فَهُوَ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ ﴿١٢﴾ (سورة

أنعام: 17/6)

أَعُوذُ بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ

إِنَّ رَبَّكُمُ اللَّهُ الَّذِي خَلَقَ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضَ فِي سِتَّةِ

أَيَّامٍ ثُمَّ اسْتَوَىٰ عَلَى الْعَرْشِ ۗ يُغْشَىٰ اللَّيْلَ النَّهَارَ

يَطْلُبُهُ حَيْثُ كَانَ ۗ وَالشَّمْسُ وَالْقَمَرُ وَالنُّجُومُ مُسَخَّرَاتٌ
بِأَمْرِهِ ۗ أَلَا لَهُ الْخَلْقُ وَالْأَمْرُ ۗ تَبَارَكَ اللَّهُ رَبُّ الْعَالَمِينَ ﴿٥٢﴾
أَدْعُوا رَبَّكُمْ تَضَرُّعًا وَخُفْيَةً ۗ إِنَّهُ لَا يُحِبُّ الْمُعْتَدِينَ ﴿٥٥﴾
وَلَا تُفْسِدُوا فِي الْأَرْضِ بَعْدَ إِصْلَاحِهَا وَادْعُوهُ خَوْفًا وَ
طَمَعًا ۗ إِنَّ رَحْمَتَ اللَّهِ قَرِيبٌ مِّنَ الْمُحْسِنِينَ ﴿٥٦﴾ (سورة
آعراف: 54-56)

أَعُوذُ بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ

قَالُوا يَمُوسَىٰ إِمَّا أَنْ تُلْقَىٰ وَ إِمَّا أَنْ نَكُونَ نَحْنُ
الْمُلْقِينَ ﴿١١٥﴾ قَالَ الْقَوَا ۗ فَلَمَّا الْقَوَا سَحَرُوا أَعْيُنَ النَّاسِ
وَ اسْتَرْهَبُوهُمْ وَ جَاءُوا بِسِحْرِ عَظِيمٍ ﴿١١٦﴾ [5 مرتبه]
وَ أَوْحَيْنَا إِلَىٰ مُوسَىٰ أَنْ أَلْقِ عَصَاكَ ۗ فَإِذَا هِيَ تَلْقَفُ
مَا يَأْفِكُونَ ﴿١١٧﴾

فَوَقَعَ الْحَقُّ وَبَطَلَ مَا كَانُوا يَعْمَلُونَ ﴿١١٨﴾ [13 مرتبه]

فَعَلِبُوا هُنَالِكَ وَانْقَلَبُوا صُغْرَيْنِ ﴿١١٩﴾ [3 مرتبه]

وَالْقَى السَّحْرَةَ لِسِحْرَيْنِ ﴿١٢٠﴾ [3 مرتبه]

قَالُوا آمَنَّا بِرَبِّ الْعَالَمِينَ ﴿١٢١﴾ رَبِّ مُوسَى وَهَارُونَ ﴿١٢٢﴾ قَالَ

فِرْعَوْنُ آمَنْتُمْ بِهِ قَبْلَ أَنْ آذَنَ لَكُمْ ؕ إِنَّ هَذَا لَمَكْرٌ

مَكْرَتُهُوهُ فِي الْمَدِينَةِ لِتُخْرِجُوا مِنْهَا أَهْلَهَا ؕ فَسَوْفَ

تَعْلَمُونَ ﴿١٢٣﴾ لَا قَطْعَنَ أَيْدِيكُمْ وَأَرْجُلِكُمْ مِّنْ خِلَافٍ ثُمَّ

لَأَصْلَبَنَّكُمْ أَجْمَعِينَ ﴿١٢٤﴾ قَالُوا إِنَّا إِلَى رَبِّنَا مُنْقَلِبُونَ ﴿١٢٥﴾ وَ

مَا تَنْقِمُ مِنَّا إِلَّا أَنْ آمَنَّا بِآيَاتِ رَبِّنَا لَمَّا جَاءَتْنَا ؕ رَبَّنَا

أَفْرِغْ عَلَيْنَا صَبْرًا وَتَوَفَّنَا مُسْلِمِينَ ﴿١٢٦﴾ [2 مرتبه] (سوره

اعراف: 115/7-126)

أَعُوذُ بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ

وَيَشْفِي صُدُورَ قَوْمٍ مُؤْمِنِينَ ﴿١٧﴾ [3 مرتبه] (سورة توبه: 14/9)

أَعُوذُ بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ

وَشِفَاءٌ لِّمَا فِي الصُّدُورِ ﴿٥٥﴾ [3 مرتبه] (سورة يونس: 57/10)

أَعُوذُ بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ

فَلَمَّا جَاءَهُمُ الْحَقُّ مِنْ عِنْدِنَا قَالُوا إِنَّ هَذَا لَسِحْرٌ مُبِينٌ ﴿٤٦﴾ قَالَ مُوسَى أَتَقُولُونَ لِلْحَقِّ لَمَّا جَاءَكُمْ
أَسِحْرٌ هَذَا ۖ وَلَا يُفْلِحُ السَّحْرُونَ ﴿٤٧﴾ [5 مرتبه]

قَالُوا أَجِئْتَنَا لِنَنْفِتَنَّا عَمَّا وَجَدْنَا عَلَيْهِ آبَاءَنَا وَتَكُونَ
لَكُمْ الْكِبْرِيَاءُ فِي الْأَرْضِ ۖ وَمَا نَحْنُ لَكُمْ بِمُؤْمِنِينَ ﴿٤٨﴾
وَقَالَ فِرْعَوْنُ أَتُؤْتُونِي بِكُلِّ سِحْرِ عَلِيمٍ ﴿٤٩﴾ فَلَمَّا جَاءَ

السَّحَرَةُ قَالَ لَهُمْ مُوسَى الْقُوا مَا أَنْتُمْ مُلْقُونَ ﴿٨٠﴾ فَلَمَّا
الْقُوا قَالَ مُوسَى مَا جِئْتُمْ بِهِ السِّحْرُ ط إِنَّ اللَّهَ
سَيَبْطِلُهُ ط [3 مرتبه]

إِنَّ اللَّهَ سَيَبْطِلُهُ ط [7 مرتبه]

إِنَّ اللَّهَ لَا يُصْلِحُ عَمَلَ الْمُفْسِدِينَ ﴿٨١﴾ وَيُحِقُّ اللَّهُ الْحَقَّ
بِكَلْبَتِهِ وَلَوْ كَرِهَ الْمُجْرِمُونَ ﴿٨٢﴾ [3 مرتبه] (سورة يونس: 76-82)

أَعُوذُ بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ

فِيهِ شِفَاءٌ لِلنَّاسِ ○ [3 مرتبه] (سورة نحل: 69/16)

أَعُوذُ بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ

تُسَبِّحُ لَهُ السَّمَوَاتُ السَّبْعُ وَالْأَرْضُ وَمَنْ فِيهِنَّ ط وَإِنْ
مِنْ شَيْءٍ إِلَّا يُسَبِّحُ بِحَمْدِهِ وَ لَكِنْ لَا تَفْقَهُونَ

تَسْبِيحَهُمْ ۖ إِنَّهُ كَانَ حَلِيمًا غَفُورًا ﴿٣٣﴾ وَإِذَا قَرَأْتَ
الْقُرْآنَ جَعَلْنَا بَيْنَكَ وَبَيْنَ الَّذِينَ لَا يُؤْمِنُونَ بِالْآخِرَةِ
حِجَابًا مَّسْتُورًا ﴿٣٤﴾ وَجَعَلْنَا عَلَى قُلُوبِهِمْ أَكِنَّةً أَنْ
يَفْقَهُوهُ وَفِي آذَانِهِمْ وَقْرًا ۖ وَإِذَا ذَكَرْتَ رَبَّكَ فِي الْقُرْآنِ
وَحْدَهُ وَلَّوْا عَلَىٰ أَدْبَارِهِمْ نُفُورًا ﴿٣٥﴾ نَحْنُ أَعْلَمُ بِمَا
يَسْتَبْعُونَ بِهِ إِذْ يَسْتَبْعُونَ إِلَيْكَ وَإِذْ هُمْ نَجْوَىٰ إِذْ
يَقُولُ الظَّالِمُونَ إِنَّ تَتَّبِعُونَ إِلَّا رَجُلًا مَّسْحُورًا ﴿٣٦﴾ انظُرْ
كَيْفَ ضَرَبُوا لَكَ الْأَمْثَالَ فَضَلُّوا فَلَا يَسْتَطِيعُونَ
سَبِيلًا ﴿٣٧﴾ (سورة بنی اسرائیل: 17/44-48)

أَعُوذُ بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ

وَنَزَّلُ مِنَ الْقُرْآنِ مَا هُوَ شِفَاءٌ وَرَحْمَةٌ لِّلْمُؤْمِنِينَ [3 مرتبه]
وَلَا يَزِيدُ الظَّالِمِينَ إِلَّا خَسَارًا ﴿٨٢﴾ (سورة بنی اسرائیل: 17/82)

أَعُوذُ بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ

قُلِ ادْعُوا اللَّهَ أَوْ ادْعُوا الرَّحْمَنَ ۗ أَيًّا مَا تَدْعُوا فَلَهُ
الْأَسْمَاءُ الْحُسْنَى ۗ وَلَا تَجْهَرُوا بِصَلَاتِكُمْ وَلَا تَخَافُوا بِهَا
وَابْتَغِ بَيْنَ ذَلِكَ سَبِيلًا ۝ (سورة بنی اسرائیل: 110-111)
وَلِيٌّ مِّنَ الذَّلِّ وَكَبْرُهُ تَكْبِيرًا ۝ (سورة بنی اسرائیل: 110-111)

أَعُوذُ بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي أَنْزَلَ عَلَى عَبْدِهِ الْكِتَابَ وَلَمْ يَجْعَلْ لَهُ
عِوَجًا ۝ قَيِّمًا لِّيُنذِرَ بَأْسًا شَدِيدًا مِّمَّنْ لَدُنْهُ وَيُبَشِّرَ
الْمُؤْمِنِينَ الَّذِينَ يَعْمَلُونَ الصَّالِحَاتِ أَنَّ لَهُمْ أَجْرًا
حَسَنًا ۝ مَا كَثُرِينَ فِيهِ أَبَدًا ۝ وَيُنذِرَ الَّذِينَ قَالُوا

اَتَّخَذَ اللَّهُ وَلَدًا ۚ مَا لَهُمْ بِهِ مِنْ عِلْمٍ وَلَا لِابَائِهِمْ ط
كَبُرَتْ كَلِمَةً تَخْرُجُ مِنْ أَفْوَاهِهِمْ ط إِنَّ يَقُولُونَ إِلَّا
كَذِبًا ۝ فَلَعَلَّكَ بَاخِعٌ نَفْسَكَ عَلَىٰ آثَارِهِمْ إِنْ لَمْ
يُؤْمِنُوا بِهَذَا الْحَدِيثِ أَسَفًا ۝ إِنَّا جَعَلْنَا مَا عَلَى الْأَرْضِ
زِينَةً لَّهَا لِنَبْلُوهُمْ أَيُّهُمْ أَحْسَنُ عَمَلًا ۝ وَإِنَّا لَجَاعِلُونَ
مَا عَلَيْهَا صَعِيدًا جُرُزًا ۝ أَمْ حَسِبْتَ أَنَّ أَصْحَابَ
الْكَهْفِ وَالرَّقِيمِ كَانُوا مِنْ آيَاتِنَا عَجَبًا ۝ إِذْ أَوَى
الْفِتْيَةُ إِلَى الْكَهْفِ فَقَالُوا رَبَّنَا آتِنَا مِنْ لَدُنْكَ رَحْمَةً وَ
هَبِّئْ لَنَا مِنْ أَمْرِنَا رَشَدًا ۝ (سورة كهف: 1/18-10)

أَعُوذُ بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ

وَلَوْ لَا إِذْ دَخَلْتَ جَنَّتَكَ قُلْتَ مَا شَاءَ اللَّهُ ۚ لَا قُوَّةَ إِلَّا

بِاللَّهِ ۚ إِنَّ تَرْنَ أَنَا أَقَلُّ مِنْكَ مَالًا وَوَلَدًا ۗ ﴿٣٩﴾ [5 مرتبہ] (سورہ

کہف: 39/18)

أَعُوذُ بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ

وَ عَرَضْنَا جَهَنَّمَ يَوْمَئِذٍ لِلْكَافِرِينَ عَرْضًا ۗ ﴿١٠٠﴾ الَّذِينَ
كَانَتْ أَعْيُنُهُمْ فِي غِطَاءٍ عَن ذِكْرِي وَ كَانُوا لَا
يَسْتَطِيعُونَ سَمْعًا ۗ أَفَحَسِبَ الَّذِينَ كَفَرُوا أَن
يَتَّخِذُوا عِبَادِي مِن دُونِي أَوْلِيَاءَ ۗ إِنَّا أَعْتَدْنَا جَهَنَّمَ
لِلْكَافِرِينَ نُزُلًا ۗ ﴿١٠٢﴾ قُلْ هَلْ نُنَبِّئُكُمْ بِالْأَخْسَرِينَ
أَعْمَالًا ۗ ﴿١٠٣﴾ الَّذِينَ ضَلَّ سَعِيُهُمْ فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا وَ هُمْ
يَحْسَبُونَ أَنَّهُمْ يُحْسِنُونَ صُنْعًا ۗ ﴿١٠٤﴾ أُولَئِكَ الَّذِينَ
كَفَرُوا بِآيَاتِ رَبِّهِمْ وَ لِقَائِهِ فَحَبِطَتْ أَعْمَالُهُمْ فَلَا
نَقِيمَ لَهُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَرَنَّا ۗ ﴿١٠٥﴾ ذَلِكَ جَزَاءُ هُمُ جَهَنَّمَ

بِمَا كَفَرُوا وَ اتَّخَذُوا الْبَيْتَ وَ رُسُلِي هُزُوًا ۝۱۰۶ إِنَّ الَّذِينَ
آمَنُوا وَ عَمِلُوا الصَّالِحَاتِ كَانَتْ لَهُمْ جَنَّاتُ الْفِرْدَوْسِ
نُزُلًا ۝۱۰۷ خَالِدِينَ فِيهَا لَا يَبْغُونَ عَنْهَا حِوَلًا ۝۱۰۸ قُلْ لَوْ
كَانَ الْبَحْرُ مِدَادًا لَكَلِمَتِ رَبِّي لَنَفِدَ الْبَحْرُ قَبْلَ أَنْ
تَنفَدَ كَلِمَتُ رَبِّي وَ لَوْ جِئْنَا بِمِثْلِهِ مَدَدًا ۝۱۰۹ قُلْ إِنَّمَا أَنَا
بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ يُوحَىٰ إِلَىٰ أَنبِيَآءِ الْهَكْمِ إِلَهُ وَاحِدٌ ۚ فَسَنُكَانَ
يَرْجُوا لِقَاءَ رَبِّهِ فَلْيَعْمَلْ عَمَلًا صَالِحًا وَ لَا يُشْرِكْ
بِعِبَادَةِ رَبِّهِ أَحَدًا ۝۱۱۰ (سورة كهف: 100-110)

أَعُوذُ بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ

وَ لَقَدْ أَرَيْنَاهُ آيَاتِنَا كُلَّهَا فَكَذَّبَ وَ أَبَىٰ ۝۵۶ قَالَ أَجِئْتَنَا
لِتُخْرِجَنَا مِنْ أَرْضِنَا بِسِحْرِكِ يَمُوسَىٰ ۝۵۷ فَلَنَأْتِيَنَّكَ
بِسِحْرِ مِثْلِهِ فَأَجْعَلْ بَيْنَنَا وَ بَيْنَكَ مَوْعِدًا لَا نُخْلَفُهُ

نَحْنُ وَ لَا أَنْتَ مَكَانًا سُوَّى ٥٨ قَالَ مَوْعِدُكُمْ يَوْمُ
الزَّيْنَةِ وَ أَنْ يُحْشَرَ النَّاسُ ضُحًى ٥٩ فَتَوَلَّى فِرْعَوْنُ
فَجَمَعَ كَيْدَهُ ثُمَّ أَتَى ٦٠ قَالَ لَهُمْ مُوسَى وَيْلَكُمْ لَا
تَفْتَرُوا عَلَى اللَّهِ كَذِبًا فَيُسْحِتَكُمْ بِعَذَابٍ ٦١ وَقَدْ خَابَ
مَنْ افْتَرَى ٦٢ فَتَنَازَعُوا أَمْرَهُمْ بَيْنَهُمْ وَ أَسْرُوا
النَّجْوَى ٦٣ قَالُوا إِنْ هَذَا لَسِحْرٌ يُرِيدُ أَنْ
يُخْرِجَكُمْ مِنْ أَرْضِكُمْ بِسِحْرِهِمَا وَيَذْهَبَ بِطَرِيقَتِكُمْ
الْمِثْلَى ٦٤ فَاجْبِعُوا كَيْدَكُمْ ثُمَّ اتُّوَصَفَاءُ ٦٥ وَقَدْ أَفْلَحَ
الْيَوْمَ مَنْ اسْتَعْلَى ٦٦ قَالُوا يُوسَى إِمَّا أَنْ تُلْقَى وَإِمَّا أَنْ
نَكُونَ أَوَّلَ مَنْ أَلْقَى ٦٧ قَالَ بَلْ أَلْقُوا ٦٨ فَإِذَا حِبَالُهُمْ وَ
عَصِيْبُهُمْ يُخَيَّلُ إِلَيْهِ مِنْ سِحْرِهِمْ أَنَّهَا تَسْعَى ٦٩
فَأَوْجَسَ فِي نَفْسِهِ خِيفَةً مُوسَى ٧٠ قُلْنَا لَا تَخَفْ إِنَّكَ
أَنْتَ الْأَعْلَى ٧١ وَ أَلْقِ مَا فِي يَمِينِكَ تَلْقَفْ مَا صَنَعُوا ٧٢ ط

إِنَّمَا صَنَعُوا كَيْدُ سِحْرِ ٥٦ وَلَا يُفْلِحُ السَّاحِرُ حَيْثُ أَتَى ٥٧

[7 مرتبه]

فَأَلْقَى السَّحْرَةَ سُجَّدًا قَالُوا آمَنَّا بِرَبِّ هَارُونَ وَ مُوسَى ٥٨
قَالَ آمَنْتُمْ لَهُ قَبْلَ أَنْ أَدْنِ لَكُمْ ٥٩ إِنَّهُ لَكَبِيرُكُمُ الَّذِي
عَلَّمَكُمُ السِّحْرَ ٦٠ فَلَا قَطْعَانَ أَيْدِيكُمْ وَ أَرْجُلَكُمْ مِّنْ
خِلَافٍ وَ لَا صَلْبِنَاكُمْ فِي جُدُوعِ النَّخْلِ وَ لَتَعْلَمَنَّ آيِنَا
أَشَدُّ عَذَابًا وَ أَبْقَى ٦١ قَالُوا لَنْ نُؤْتِرَكَ عَلَى مَا جَاءَنَا مِنَ
الْبَيِّنَاتِ وَ الَّذِي فَطَرَنَا فَاقْضِ مَا آتَتْ قَاضٍ ٦٢ إِنَّمَا
تَقْضِي هَذِهِ الْحَيَاةَ الدُّنْيَا ٦٣ إِنَّا آمَنَّا بِرَبِّنَا لِيَغْفِرَ لَنَا
خَطِيئَتَنَا وَ مَا أَكْرَهْتَنَا عَلَيْهِ مِنَ السِّحْرِ ٦٤ وَ اللَّهُ خَيْرٌ وَ
أَبْقَى ٦٥ إِنَّهُ مَن يَأْتِ رَبَّهُ مُجْرِمًا فَإِنَّ لَهُ جَهَنَّمَ ٦٦ لَا

يَمُوتُ فِيهَا وَلَا يَحْيَى ﴿٤٣﴾ وَ مَنْ يَأْتِهِ مُؤْمِنًا قَدْ عَمِلَ
الصَّالِحَاتِ فَأُولَئِكَ لَهُمُ الدَّرَجَاتُ الْعُلَى ﴿٤٤﴾ جَنَّتٌ عَدْنٍ
تَجْرِي مِنْ تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ خَالِدِينَ فِيهَا ۗ وَ ذَلِكَ جَزَاؤُ
مَنْ تَزَكَّى ﴿٤٥﴾ (سورة طه: 20-56-76)

أَعُوذُ بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ

وَ أَيُّوبَ إِذْ نَادَى رَبَّهُ أَنِّي مَسَّنِيَ الضُّرُّ وَ أَنْتَ أَرْحَمُ
الرَّحِيمِينَ ﴿٨٣﴾ فَاسْتَجَبْنَا لَهُ فَكَشَفْنَا مَا بِهِ مِنْ ضُرِّ وَ
آتَيْنَاهُ أَهْلَهُ وَ مِثْلَهُمْ مَعَهُمْ رَحْمَةً مِنْ عِنْدِنَا وَ ذِكْرًا
لِلْعَابِدِينَ ﴿٨٤﴾ (سورة أنبياء: 21-83-84)

أَعُوذُ بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ

وَ ذَا النُّونِ إِذْ ذَهَبَ مُغَاضِبًا فَظَنَّ أَنْ لَنْ نَقْدِرَ عَلَيْهِ

فَنَادَى فِي الظُّلُمَاتِ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ سُبْحَانَكَ ۗ إِنِّي كُنْتُ مِنَ الظَّالِمِينَ ﴿٨٧﴾ فَاسْتَجَبْنَا لَهُ ۖ وَنَجَّيْنَاهُ مِنَ الغَمِّ ۗ وَكَذَلِكَ نُزَجِّي الْمُؤْمِنِينَ ﴿٨٨﴾ (سورة أنبياء: 87-88)

أَعُوذُ بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ

وَقُلْ رَبِّ اعُوذُ بِكَ مِنْ هَمَزَاتِ الشَّيْطَانِ ﴿٩٢﴾ وَأَعُوذُ بِكَ

رَبِّ أَنْ يَحْضُرُونَ ﴿٩٨﴾ [3 مرتبه] (سورة مؤمنون: 97-98)

أَعُوذُ بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ

أَفَحَسِبْتُمْ أَنَّمَا خَلَقْنَاكُمْ عَبَثًا وَأَنَّكُمْ إِلَيْنَا لَا تُرْجَعُونَ ﴿١١٥﴾ فَتَعَلَى اللَّهِ الْمَلِكُ الْحَقُّ ۚ لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ ۚ رَبُّ الْعَرْشِ الْكَرِيمِ ﴿١١٦﴾ وَمَنْ يَدْعُ مَعَ اللَّهِ إِلَهًا آخَرَ ۖ لَا بُرْهَانَ لَهُ بِهِ ۗ فَإِنَّمَا حِسَابُهُ عِنْدَ رَبِّهِ ۗ إِنَّهُ لَا

يُفْلِحُ الْكٰفِرُونَ ﴿١١٤﴾ وَقُلْ رَبِّ اغْفِرْ وَارْحَمْ وَأَنْتَ خَيْرُ
الرَّحِيْمِ ﴿١١٥﴾ (سورة مؤمنون: 115/23-118)

أَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ

اللّٰهُ نُورُ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ ط مَثَلُ نُورِهِ كَمِشْكُوَةٍ فِيْهَا
مِصْبٰحٌ ط الْمِصْبٰحُ فِيْ زُجَاجَةٍ ط الزُّجَاجَةُ كَآنَآهَا كَوْكَبٌ
دُرِّيٌّ يُوقَدُ مِنْ شَجَرَةٍ مُّبْرَكَةٍ زَيْتُوْنَةٍ لَّا شَرْقِيَّةٍ وَّ لَّا
غَرْبِيَّةٍ ۚ يَّكَادُ زَيْتُهَا يُضِيْءُ وَّلَوْ لَمْ تَمْسَسْهُ نَارٌ ط نُورٌ
عَلَى نُورٍ ط يَهْدِي اللّٰهُ لِنُوْرِهِ مَنْ يَّشَآءُ ط وَّ يَضْرِبُ اللّٰهُ
الْاَمْثَالَ لِلنَّاسِ ط وَّ اللّٰهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمٌ ﴿٣٥﴾ (سورة نور: 24/35)

أَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ

وَإِذَا مَرِضْتُ فَهُوَ يَشْفِينِ ﴿٨٠﴾ [3 مرتبه] (سورة شعراء: 26/80)

أَعُوذُ بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ
بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

وَالصَّفَاتِ صَفًّا ۝۱ فَالزُّجَرِ زَجْرًا ۝۲ فَالتُّلِيَّتِ ذِكْرًا ۝۳
إِنَّ إِلَهَكُمْ لَوَاحِدٌ ۝۴ رَبُّ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ وَمَا بَيْنَهُمَا
وَ رَبُّ الْمَشَارِقِ ۝۵ إِنَّا زَيْنًا السَّمَاءِ الدُّنْيَا بِزِينَةِ
الْكَوَاكِبِ ۝۶ وَحِفْظًا مِّنْ كُلِّ شَيْطَانٍ مَّارِدٍ ۝۷ لَا يَسْمَعُونَ
إِلَى الْمَلَا الْأَعْلَى وَ يُقَذَّفُونَ مِّنْ كُلِّ جَانِبٍ ۝۸ دُحُورًا وَ
لَهُمْ عَذَابٌ وَاصِبٌ ۝۹ إِلَّا مَنْ خَطِفَ الْخَطْفَةَ فَاتَّبَعَهُ
شِهَابٌ ثَاقِبٌ ۝۱۰ (سورة صافات: 10-37)

أَعُوذُ بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ

وَافِوضْ أَمْرِي إِلَى اللَّهِ ۖ إِنَّ اللَّهَ بَصِيرٌ بِالْعِبَادِ ۝۳۳

فَوَقَّعَهُ اللَّهُ سَيِّئَاتٍ مَّا مَكْرُؤًا وَحَاقَ بِآلِ فِرْعَوْنَ سُوءُ
الْعَذَابِ ﴿٤٥﴾ (سورة غافر: 40/44-45)

أَعُوذُ بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ

قُلْ هُوَ لِلَّذِينَ آمَنُوا هُدًى وَشِفَاءً ﴿3 مرتبه﴾ (سورة فضلت: 44/41)

أَعُوذُ بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ

وَإِذْ صَرَفْنَا إِلَيْكَ نَفَرًا مِّنَ الْجِنِّ يَسْتَمِعُونَ الْقُرْآنَ
فَلَمَّا حَضَرُوهُ قَالُوا أَنصِتُوا ۚ فَلَمَّا قُضِيَ وَلَّوْا إِلَىٰ قَوْمِهِمْ
مُنذِرِينَ ﴿٣٩﴾ قَالُوا يَا قَوْمَنَا إِنَّا سَمِعْنَا كِتَابًا أُنزِلَ مِن بَعْدِ
مُوسَىٰ مُصَدِّقًا لِّمَا بَيْنَ يَدَيْهِ يَهْدِي إِلَى الْحَقِّ وَإِلَى
طَرِيقٍ مُّسْتَقِيمٍ ﴿٤٠﴾ يَا قَوْمَنَا أَجِيبُوا دَاعِيَ اللَّهِ وَآمِنُوا بِهِ
يَغْفِرْ لَكُمْ مِّنْ ذُنُوبِكُمْ وَيَجْرُكُمْ مِّنْ عَذَابِ الْيَوْمِ ﴿٤١﴾

[3 مرتبه]

وَمَنْ لَا يُجِبْ دَاعِيَ اللَّهِ فَلَيْسَ بِمُعْجِزٍ فِي الْأَرْضِ وَ
لَيْسَ لَهُ مِنْ دُونِهِ أَوْلِيَاءُ^ط أُولَئِكَ فِي ضَلَالٍ مُبِينٍ ﴿٣٣﴾ أَوْ
لَمْ يَرَوْا أَنَّ اللَّهَ الَّذِي خَلَقَ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضَ وَلَمْ
يَعْبُدْ بِخَلْقِهِنَّ بِقَدْرِ عَلَىٰ أَنْ يُحْيِيَ^س الْمَوْتَىٰ^ط بَلَىٰ إِنَّهُ عَلَىٰ
كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ ﴿٣٤﴾ وَيَوْمَ يُعْرَضُ الَّذِينَ كَفَرُوا عَلَى النَّارِ^ط
أَلَيْسَ هَذَا بِالْحَقِّ^ط قَالُوا بَلَىٰ وَرَبِّنَا^ط قَالَ فَذُوقُوا

الْعَذَابِ بِمَا كُنْتُمْ تَكْفُرُونَ ﴿٣٥﴾ [3 مرتبه]

فَاصْبِرْ كَمَا صَبَرَ أُولُو الْعَزْمِ مِنَ الرُّسُلِ وَلَا
تَسْتَعْجِلْ لَهُمْ^ط كَانَهُمْ يَوْمَ يَرُونَ مَا يُوْعَدُونَ^ل لَمْ
يَلْبَثُوا إِلَّا سَاعَةً مِّنْ نَّهَارٍ^ط بَلْعُ^ع فَهَلْ يُهْلِكُ إِلَّا الْقَوْمَ

الْفَاسِقُونَ ﴿٣٥﴾ (سورة آحاف: 29/46-35)

أَعُوذُ بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ

يَعُشَرَ الْجِنَّ وَالْإِنْسِ إِنْ اسْتَطَعْتُمْ أَنْ تَنْفُذُوا مِنْ
أَقْطَارِ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ فَانْفُذُوا ۗ لَا تَنْفُذُونَ إِلَّا
بِسُلْطَنِ ۙ [3 مرتبه]

فَبِأَيِّ آلَاءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبِينَ ۝ ۳۳ يُرْسَلُ عَلَيْكُمَا شَوْاظٌ
مِنْ نَارٍ ۖ وَنُحَاسٌ فَلَا تَنْتَصِرِينَ ۝ ۳۴ فَبِأَيِّ آلَاءِ رَبِّكُمَا
تُكَذِّبِينَ ۝ ۳۵ فَإِذَا انشَقَّتِ السَّمَاءُ فَكَانَتْ وَرْدَةً
كَالدِّهَانِ ۝ ۳۶ فَبِأَيِّ آلَاءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبِينَ ۝ ۳۷ فَيَوْمَئِذٍ لَا
يُسْأَلُ عَنْ ذُنُوبِهِ إِنْسٌ وَلَا جَانٌّ ۝ ۳۸ فَبِأَيِّ آلَاءِ رَبِّكُمَا
تُكَذِّبِينَ ۝ (سوره الرحمن: 33-40)

أَعُوذُ بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ

لَوْ أَنْزَلْنَا هَذَا الْقُرْآنَ عَلَى جَبَلٍ لَرَأَيْتَهُ خَاشِعًا

مُتَّصِدًا مِّنْ خَشِيَةِ اللَّهِ ٥ وَتِلْكَ الْأَمْثَالُ نَضْرِبُهَا
لِلنَّاسِ لَعَلَّهُمْ يَتَفَكَّرُونَ ﴿٢١﴾ هُوَ اللَّهُ الَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ ٤
عِلْمُ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ ٤ هُوَ الرَّحْمَنُ الرَّحِيمُ ﴿٢٢﴾ هُوَ اللَّهُ
الَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ ٤ الْمَلِكُ الْقُدُّوسُ السَّلَامُ الْمُؤْمِنُ
الْمُهَيَّبُ الْعَزِيزُ الْجَبَّارُ الْمُتَكَبِّرُ ٥ سُبْحَانَ اللَّهِ عَمَّا
يُشْرِكُونَ ﴿٢٣﴾ هُوَ اللَّهُ الْخَالِقُ الْبَارِئُ الْمُصَوِّرُ لَهُ الْأَسْمَاءُ
الْحُسْنَى ٥ يُسَبِّحُ لَهُ مَا فِي السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ ٤ وَهُوَ
الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ ﴿٢٤﴾ [3 مرتبه] (سوره حشر: 21-24)

أَعُوذُ بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

تَبْرَكَ الَّذِي يَدُهُ الْمُلْكُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ ﴿١﴾

الَّذِي خَلَقَ الْمَوْتَ وَالْحَيَاةَ لِيَبْلُوَكُمْ أَيُّكُمْ أَحْسَنُ
عَمَلًا ۗ وَهُوَ الْعَزِيزُ الْغَفُورُ ﴿٢﴾ الَّذِي خَلَقَ سَبْعَ سَمَاوَاتٍ
طَبَاقًا ۗ مَا تَرَى فِي خَلْقِ الرَّحْمَنِ مِنْ تَفَوُّتٍ ۗ فَارْجِعِ
الْبَصَرَ ۗ هَلْ تَرَى مِنْ فُطُورٍ ﴿٣﴾ ثُمَّ ارْجِعِ الْبَصَرَ كَرَّتَيْنِ

يَنْقَلِبُ إِلَيْكَ الْبَصَرُ خَاسِئًا وَهُوَ حَسِيرٌ ﴿٤﴾ [3 مرتبه]

وَلَقَدْ زَيَّنَّا السَّمَاءَ الدُّنْيَا بِمَصَابِيحَ وَجَعَلْنَاهَا رُجُومًا
لِلشَّيْطَانِ وَاعْتَدْنَا لَهُمْ عَذَابَ السَّعِيرِ ﴿٥﴾ وَلِلَّذِينَ
كَفَرُوا بِرَبِّهِمْ عَذَابُ جَهَنَّمَ ۗ وَبِئْسَ الْمَصِيرُ ﴿٦﴾ (سورة

ملك: 6-1/67)

أَعُوذُ بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ

وَإِنْ يَكَادُ الَّذِينَ كَفَرُوا لَيُزْلِقُونَكَ بِأَبْصَارِهِمْ لَمَّا
سَبَعُوا الذِّكْرَ وَيَقُولُونَ إِنَّهُ لَمَجْنُونٌ ﴿٥١﴾ (سورة قلم: 51/68)

أَعُوذُ بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ

وَ أَنَّهُ تَعَلَىٰ جُدْرَبِنَا مَا اتَّخَذَ صَاحِبَةً وَّ لَا وَلَدًا ۝ ۳ وَ أَنَّهُ
كَانَ يَقُولُ سَفِيهُنَا عَلَى اللَّهِ شَطَطًا ۝ ۴ وَ أَنَا ظَنَنَّا أَنْ لَنْ
تَقُولَ الْإِنْسُ وَ الْجِنُّ عَلَى اللَّهِ كَذِبًا ۝ ۵ وَ أَنَّهُ كَانَ رِجَالٌ
مِّنَ الْإِنْسِ يَعُوذُونَ بِرِجَالٍ مِّنَ الْجِنِّ فَزَادُوهُمْ
رَهَقًا ۝ ۶ وَ أَنَّهُمْ ظَنُّوا كَمَا ظَنَنْتُمْ أَنْ لَنْ يَبْعَثَ اللَّهُ
أَحَدًا ۝ ۷ وَ أَنَا لَبَسْنَا السَّيِّئَ فَوَجَدْنَاهَا مُلِئَتْ حَرَسًا
شَدِيدًا وَ شُهَبًا ۝ ۸ وَ أَنَا كُنَّا نَقْعُدُ مِنْهَا مَقَاعِدَ لِلسَّمْعِ
فَمَنْ يَسْتَمِعِ الْأَنْ يَجِدْ لَهُ شِهَابًا رَّصَدًا ۝ ۹ وَ أَنَا لَا
نَدْرِي أَشَرٌّ أُرِيدُ بِمَنْ فِي الْأَرْضِ أَمْ أَرَادَ بِهِمْ رَبُّهُمْ
رَشْدًا ۝ ۱۰ (سورة جن: 3/72-10)

أَعُوذُ بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ
بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

قُلْ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُونَ ۝ لَا أَعْبُدُ مَا تَعْبُدُونَ ۝ وَلَا
أَنْتُمْ عِبِدُونَ مَا أَعْبُدُ ۝ وَلَا أَنَا عَابِدٌ مَّا عَبَدْتُمْ ۝ وَلَا
لَأَنْتُمْ عِبِدُونَ مَا أَعْبُدُ ۝ لَكُمْ دِينُكُمْ وَ لِي دِينُ ۝
(سورة كافرون: 6-1/109)

أَعُوذُ بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ
بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ ۝ اللَّهُ الصَّمَدُ ۝ لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُولَدْ ۝
وَلَمْ يَكُنْ لَهُ كُفُوًا أَحَدٌ ۝ (سورة اخلاص: 4-1/112)

أَعُوذُ بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ
بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

قُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ ۝۱ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ ۝۲ وَمِنْ شَرِّ
غَاسِقٍ إِذَا وَقَبَ ۝۳ وَمِنْ شَرِّ النَّفَّاثَاتِ فِي الْعُقَدِ ۝۴ وَمِنْ
شَرِّ حَاسِدٍ إِذَا حَسَدَ ۝۵ [3 مرتبه] (سورة فلق: 1/113-5)

أَعُوذُ بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ
بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

قُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ النَّاسِ ۝۱ مَلِكِ النَّاسِ ۝۲ إِلَهِ
النَّاسِ ۝۳ مِنْ شَرِّ الْوَسْوَاسِ الْخَنَّاسِ ۝۴ الَّذِي
يُوسِسُ فِي صُدُورِ النَّاسِ ۝۵ مِنَ الْجِنَّةِ وَالنَّاسِ ۝۶
[3 مرتبه] (سورة ناس: 1/114-6)

اب جس طرح آپ نے اس وظیفے کا آغاز 'آذان' سے کیا تھا،
اس کا اختتام بھی 'آذان' سے کیجیے۔ پھر ہو سکے تو یہ دعا پڑھ لیجیے:

اللَّهُمَّ إِنَّا نَسْأَلُكَ أَنْ تَحْفَظَنَا مِنْ كُلِّ بَلَاءٍ وَبَلِيَّةٍ وَآفَةٍ
وَعَاهَةٍ وَعَلَّةٍ وَفِتْنَةٍ وَمِنْ شَرِّ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ وَمِنْ شَرِّ
الْكَفَرَةِ الْفَجْرَةِ، وَمِنْ شَرِّ الْجِنِّ وَالْإِنْسِ وَالسَّحَرَةِ، وَمِنْ
شَرِّ حَاسِدٍ إِذَا حَسَدَ . اللَّهُمَّ بِحَقِّ هَذِهِ الْآيَاتِ الْمُبَارَكَاتِ
إِحْفَظْنَا مِنْ جَمِيعِ الْبَلَايَا وَالْآفَاتِ، فَإِنَّكَ أَنْتَ سَامِعُ
الدَّعَوَاتِ وَقَاضِي الْحَاجَاتِ، وَاشْفِ اللَّهُمَّ مَرْضَانَا وَمَرْضَى
الْمُسْلِمِينَ وَارْحَمْنَا بِحَلَالِكَ عَنْ حَرَامِكَ وَأَغْنِنَا بِفَضْلِكَ
وَمِنْكَ وَجُودِكَ وَكَرَمِكَ عَمَّنْ سِوَاكَ وَلَا تُسَلِّطْ عَلَيْنَا
بَدُونَنَا يَا رَبَّنَا مَنْ لَا يَخَافُكَ وَلَا يَرْحَمُنَا يَا كَرِيمُ يَا عَزِيزُ،
وَاعْفِرِ اللَّهُمَّ لِي وَلِوَالِدَيَّ وَلِمَنْ أَوْصَانِي بِالْدُّعَاءِ وَلَجَمِيعِ
الْمُسْلِمِينَ وَالْمُسْلِمَاتِ الْأَحْيَاءِ مِنْهُمْ وَالْأَمْوَاتِ بِرَحْمَتِكَ
يَا أَرْحَمَ الرَّاحِمِينَ يَا أَكْرَمَ الْأَكْرَمِينَ ، وَصَلَّى اللهُ تَعَالَى
عَلَى خَيْرِ خَلْقِهِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَعَلَىٰ آلِهِ وَصَحْبِهِ أَجْمَعِينَ۔

دُعا، دَوا اور عِلاج

قرآن و حدیث کی روشنی میں چند گزارشات

دکھ، پریشانی، اور تکلیف کیوں آتی ہے، اور انسان اس سے کس طرح چھٹکارا حاصل کرے۔ اور پھر وہ کیا اعمال و اُمور ہیں جن کے برتنے سے انسان دکھوں، غموں اور پریشانیوں سے بچ سکتا ہے۔ قرآن و حدیث میں ساڑھے چودہ سو سال قبل اس تعلق سے جو تعلیمات و ہدایات دی گئی ہیں، آنے والی سطور میں انھیں تفصیل سے بیان کیا جا رہا ہے :

1: صحت عقیدہ

بے شمار دکھوں، غموں اور پریشانیوں کی بنیادی وجہ عقیدے کی خرابی ہے۔ کتنے ہی مسائل ایسے ہیں جو عقیدے کی نعمت سے محرومی کی بنا پر ہمارے لیے مصیبت بنے ہوئے ہیں اور بہت سارے لوگوں کا اس طرف دھیان بھی نہیں۔ صحیح عقیدہ دین اسلام کی بنیاد ہے اور ملت اسلامیہ کی اساس اسی پر قائم ہے اور انسان کے تمام اقوال و افعال اسی وقت صحیح اور بارگاہ الہی میں مقبول ہوں گے جب اس کا عقیدہ صحیح اور درست ہوگا۔ اللہ سبحانہ و تعالیٰ ہمیں عقیدہ صحیح اہل سنت و جماعت پر تاحیات قائم رکھے، ایمان پر خاتمہ نصیب کرے، اور انبیاء و صدیقین، شہداء و صالحین کے زمرے میں حشر فرمائے۔ آمین

2: دولت تقویٰ

جس مسلمان کو تقویٰ کی دولت نصیب ہو جائے وہ غموں اور پریشانیوں سے آسانی چھٹکارا حاصل کر سکتا ہے، اللہ تعالیٰ اس کے لیے اتنی آسانیاں اور کشادگی پیدا کر دیتا ہے کہ وہ

اندازہ بھی نہیں کر سکتا۔ قرآن گواہی دیتا ہے: **وَلَوْ أَنَّ أَهْلَ الْقُرَىٰ آمَنُوا وَاتَّقَوْا لَفَتَحْنَا عَلَيْهِم بَرَكَاتٍ مِّنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ** • (سورۃ الاعراف: ۹۶/۷)
اور اگر ان بستیوں کے رہنے والے ایمان لے آتے اور پرہیزگاری اختیار کرتے تو ہم ان پر آسمان اور زمین کی برکتیں کھول دیتے۔

ایک اور مقام پر ارشادِ خداوندی ہوتا ہے: **وَمَنْ يَتَّقِ اللَّهَ يَجْعَلْ لَهُ مَخْرَجًا وَيَرْزُقْهُ مِنْ حَيْثُ لَا يَحْتَسِبُ..... وَمَنْ يَتَّقِ اللَّهَ يَجْعَلْ لَهُ مِنْ أَمْرِهِ يُسْرًا** • (سورۃ الطلاق: ۴۳۲)

اور جو شخص اللہ سے ڈرتا ہے اللہ اس کے لیے چھ نکارے کی شکل نکال دیتا ہے (یعنی آزمائشوں، مصیبتوں، غموں اور پریشانیوں سے نکلنے کا راستہ پیدا فرمادیتا ہے) اور اسے ایسی جگہ سے روزی دیتا ہے جس کا اسے گمان بھی نہ ہو۔ اور جو شخص اللہ تعالیٰ سے ڈرے گا اللہ تعالیٰ اس کے (ہر) کام میں آسانی کر دے گا۔

حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جب مذکورہ آیت کریمہ نازل ہوئی تو مجھ سے نبی کریم ﷺ نے فرمایا: 'اگر تمام لوگ اس آیت پر عمل کرنے لگ جائیں تو یہی ان کی کامیابی اور نجات کے لیے کافی ہے'۔ (مسند رک حاکم: ۱۳/۹۹: حدیث: ۳۷۷۸)۔
۔۔ شعب الایمان: ۳۷۱/۳۷۱: حدیث: ۱۳۲۲)

3: نیک اعمال

اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک میں جگہ جگہ نیک اعمال کرنے کا حکم اور ترغیب دی ہے، اور یہ وضاحت بھی فرمائی ہے کہ نیک اعمال ہی دنیا اور آخرت کی فلاح کا راستہ ہیں۔ جہاں نیک اعمال کا اہتمام انسان کی کامیابی کی بنیاد ہے، وہاں غموں، پریشانیوں اور دکھوں سے بچنے کا ذریعہ بھی ہے۔ اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے:

مَنْ عَمِلَ صَالِحًا مِّنْ ذَكَرٍ أَوْ اُنْشَىٰ وَهُوَ مُؤْمِنٌ فَلَنُحْيِيَنَّهٗ حَيٰوةً طَيِّبَةًۢ وَلَنَجْزِيَنَّهُمْ اَجْرَهُمْ بِاَحْسَنِ مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ • (سورة النحل: ۱۷: ۹۷)

جو شخص نیک عمل کرے مرد ہو یا عورت، لیکن صاحب ایمان ہو تو ہم یقیناً اُسے نہایت بہتر زندگی عطا فرمائیں گے۔ (حیوۃ طیبۃ بہتر زندگی سے مراد دنیا کی زندگی ہے، یعنی دنیا کی زندگی میں بھی اسے خوشی و سکون ملے گا) اور آخرت میں بھی جو اس نے نیک اعمال کیے تھے اس کا اسے اچھا بدلہ دیا جائے گا۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ مومن آدمی کی نیکی ضائع نہیں کرتا، اسے دنیا میں بھی اس کا بدلہ مل جاتا ہے اور آخرت میں بھی اجر دیا جائے گا، جبکہ کافر کو دنیا میں ہی اس کا بدلہ مل جاتا ہے؛ مگر آخرت میں اس کا کوئی حصہ نہیں۔ (مسلم: ۱۳/۳۱۳ حدیث: ۵۰۲۲)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: دنیا مومن کے لیے قید خانہ ہے اور کافر کے لیے جنت۔ (مسلم: ۱۳/۲۰۵ حدیث: ۵۲۵۶)

ایک مومن خوب سمجھتا ہے کہ دنیا مصیبت، دکھ اور پریشانیوں کا گھر ہے، اسے تو حقیقت میں اس وقت آرام و سکون محسوس ہو گا جب وہ دنیا کے مصیبت خانے سے نکل کر آخرت کے آرام خانے کی طرف جائے گا۔

حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں، ایک دفعہ نبی کریم ﷺ کے سامنے سے ایک جنازہ گزرا۔ تاجدار کائنات ﷺ نے فرمایا: آرام پانے والا یا آرام دینے والا۔ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کو سمجھ نہیں آئی۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ایماندار نیک عمل کرنے والا بندہ تو مرد دنیا کی تکالیف، مصیبتوں اور غموں سے نجات پا کر اللہ تعالیٰ کی رحمت میں آرام پاتا ہے، اور بے ایمان، فاسق و فاجر کے مرنے سے دوسرے لوگ، شجر، درخت اور چوپائے آرام پاتے ہیں۔ (سنن ابن ماجہ)

اس لیے اگر ہم چاہتے ہیں کہ ہماری زندگی خوش حال اور پرسکون ہو، نیز دکھوں اور پریشانیوں سے نجات ملے تو ہمیں بہر حال گناہوں سے بچنا ہوگا اور نیک اعمال میں جلدی کرنی ہوگی۔ حضرت ابوہریرہ سے مروی ایک حدیث میں آتا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

بَادِرُوا بِالْأَعْمَالِ فِتْنًا كَقَطْعِ اللَّيْلِ الْمُظْلِمِ يُصْبِحُ الرَّجُلُ مُؤْمِنًا وَيُؤْسِي كَافِرًا أَوْ يُؤْسِي مُؤْمِنًا وَيُصْبِحُ كَافِرًا يَبِيعُ دِينَهُ بَعْرَضٍ مِنَ الدُّنْيَا •
(مسلم: ۱/۲۹۷ حدیث: ۱۶۹۔۔۔ ترمذی: ۸/۱۲۰۸ حدیث: ۲۱۲۱)

یعنی ان فتنوں کے ظاہر ہونے سے پہلے جلد جلد نیک اعمال کر لو جو اندھیری رات کی طرح چھاجائیں گے۔ صبح آدمی ایمان والا ہوگا اور شام کو کافر یا شام کو ایمان والا ہوگا اور صبح کافر اور دنیوی نفع کی خاطر اپنا دین بیچ ڈالے گا۔

اس لیے اے میرے عزیز بھائیو اور بہنو! دکھوں، غموں اور پریشانیوں سے اگر ہم صحیح معنوں میں چھٹکارا حاصل کرنا چاہتے ہیں تو نیکیوں کی طرف جلدی کریں۔ نیک اعمال میں سے بے شمار ایسی نیکیاں ہیں جو بظاہر تو ہلکی پھلکی معلوم ہوتی ہیں، اور جنہیں ہم معمولی سمجھ کر ضائع کر دیتے ہیں، حالانکہ قطرے قطرے سے سمندر بنتا ہے، کئی چھوٹی چھوٹی نیکیاں مل کر بہت بڑے اجر و ثواب کا باعث بن سکتی ہیں۔

پھر ہمیں یہ بات بھی یاد رکھنی چاہیے کہ بعض اوقات اللہ تعالیٰ کسی انسان کی معمولی سی نیکی کی وجہ سے اس کی مغفرت کر دیتا ہے جیسا کہ حضرت ابوہریرہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ ایک آدمی چل رہا تھا، اسی دوران اسے پیاس لگی، وہ ایک کنویں میں اُترا اور اس سے پانی پیا، کنویں سے باہر نکلا تو دیکھا کہ ایک کتا ناپ رہا ہے اور پیاس کی وجہ سے کچھڑ چاٹ رہا ہے، اس نے کہا کہ اس کو بھی ویسی ہی پیاس لگی ہوگی جیسی مجھے لگی تھی، چنانچہ اس نے اپنا موزہ پانی سے بھرا، پھر اس کو منہ سے پکڑ کر اوپر چڑھا اور کتے کو پانی پلایا، اللہ نے اس کی یہ نیکی قبول کی، اور اس کو بخش دیا۔ لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ

ﷺ! کیا چوپائے میں بھی ہمارے لیے اجر ہے؟، آپ نے فرمایا: ہر تر جگر والے یعنی جاندار میں ثواب ہے۔ (بخاری: ۸/۱۸۲ حدیث: ۲۱۹۰۔۔۔ موطا امام مالک: ۵/۴۵۸ حدیث: ۱۴۵۵)

جبکہ اس کے بالمقابل بسا اوقات ایک معمولی سا گناہ بھی کسی انسان کو رحمت الہی سے دور اور مستحق عذاب بنا دیتا ہے۔ حضرت اسماء بنت ابی بکر سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے ایک مرتبہ نماز کسوف پڑھی، اور فرمایا کہ دوزخ میرے قریب کی گئی، یہاں تک کہ میں نے کہا کہ اے پروردگار! کیا میں بھی ان کے ساتھ ہوں گا؟ اتنے میں میری نظر ایک عورت پر پڑی، میں نے خیال کیا کہ اس کو ایک بلی نوچ رہی ہے، آپ نے پوچھا کہ یہ کیا بات ہے؟ تو فرشتوں نے کہا کہ اس عورت نے بلی کو روک رکھا تھا، یہاں تک کہ بھوک کے سبب سے مر گئی۔ (بخاری: ۸/۱۸۳ حدیث: ۲۱۹۱۔۔۔ سنن ابن ماجہ: ۴/۱۳۹ حدیث: ۱۴۵۵)

سچی بات یہ ہے کہ آج دنیا کی زندگی میں شاید ہمیں نیکیوں کی قدر و قیمت کا صحیح احساس نہیں، لیکن کل قیامت کے دن یہی وہ چھوٹی چھوٹی نیکیاں ہوں گی جو ہمارے نامہ اعمال کو بھر دیں گی؛ اس لیے نیک اعمال کر کے اس دنیا کو بھی اچھا بنائیں اور اپنی آخرت کو بھی سنواریں تاکہ اللہ تعالیٰ کی رضامندی اور خوشنودی حاصل ہو۔

یہ بات ذہن و فکر میں بٹھالیں کہ نیکی خواہ وہ کتنی ہی چھوٹی کیوں نہ ہو، اگر کر سکتے ہوں تو اسے ضرور کریں، کیا پتا وہ اللہ کے یہاں بڑی اور اس کی رضا و خوشنودی کا باعث ہو، اور وہی ہمارے لیے ذریعہ نجات بن جائے۔ اسی طرح گناہ کا کام خواہ وہ کتنا ہی چھوٹا اور معمولی کیوں نہ ہو، اگر اس سے بچ سکتے ہوں تو ضرور بچیں، کیا خبر کہ وہ اللہ کی نگاہ میں بڑا ہو، وہی اسکے غضب کو بھڑکا دے اور انجام کار باعث ہلاکت و بربادی بن جائے۔ موقع کی مناسبت سے چند نیکیوں کی طرف اشارہ کیا جا رہا ہے، اگر اللہ توفیق دے تو اسے ضرور کر لیا کریں۔

کسی کام کے کرتے وقت اچھی نیت کرنا • کسی مسلمان کی مدد کرنا • کسی مسلمان کے عیب کی پردہ پوشی کرنا • نیکی کا حکم دینا اور برائی سے روکنا • دو شنبہ (سوموار) اور جمعرات کا روزہ رکھنا • نماز جنازہ پڑھنا • دینی علم سیکھنا • پہلے سلام کرنا اور سلام

کا جواب دینا • پڑوسی کے ساتھ حسن سلوک کرنا • دو آدمیوں کے درمیان صلح کر دینا • جماعت میں صف کے خلا کو پُر کر دینا • صلہ رحمی کرنا • قرآن کریم کی تلاوت کرنا • زبان کو قابو میں رکھنا • فرض نماز کے بعد اذکار میں مشغول ہونا • جمعہ کے دن جلدی مسجد جانا • وضو کے بعد دعا پڑھنا • پہلی صف میں دائیں طرف نماز پڑھنا (جب کہ صف برابر ہو) • اللہ سے دعا کرتے رہنا • ذکر اللہ پر مداومت برتنا • درود شریف پڑھنا روزانہ خاص طور سے جمعہ کے دن۔

حضرت معقل بن یسار رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جو شخص صبح کے وقت (أَعُوذُ بِاللَّهِ السَّمِيعِ الْعَلِيمِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ) تین مرتبہ پڑھنے کے بعد سورۃ الحشر کی آخری تین آیتیں پڑھے، (وہ یہ ہیں):

هُوَ اللَّهُ الَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ عِلْمُ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ ۗ هُوَ الرَّحْمَنُ الرَّحِيمُ ﴿٢٥﴾ هُوَ اللَّهُ الَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ ۗ الْمَلِكُ الْقُدُّوسُ السَّلَامُ الْمُؤْمِنُ الْمُهَيَّبُ الْعَزِيزُ الْجَبَّارُ الْمُتَكَبِّرُ ۗ سُبْحَانَ اللَّهِ عَمَّا يُشْرِكُونَ ﴿٢٦﴾ هُوَ اللَّهُ الْخَالِقُ الْبَارِئُ الْمُصَوِّرُ لَهُ الْأَسْمَاءُ الْحُسْنَى ۗ يُسَبِّحُ لَهُ مَا فِي السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ ۗ وَهُوَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ ﴿٢٧﴾

اللہ تعالیٰ اس کے لیے ستر ہزار (70,000) فرشتے مقرر کر دیتا ہے۔ اور اگر وہ اُس دن مرجائے تو اس کا شمار شہیدوں میں ہوتا ہے۔ نیز اگر کوئی شام کو پڑھے تو اسے بھی یہی مرتبہ عطا کیا جائے گا۔ (ترمذی: ۱۰/۱۶۴۱ حدیث: ۲۸۴۶۔۔۔ مسند احمد: ۴۱/۲۵۴ حدیث: ۱۹۴۱۹)

4: صبر کرنا

پریشانیوں اور دکھوں کا بہترین اور بنیادی علاج صبر بھی ہے۔ ارشادِ بانی ہے:

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اسْتَعِينُوا بِالصَّبْرِ وَالصَّلَاةِ إِنَّ اللَّهَ مَعَ الصَّابِرِينَ •
(سورة البقرة: ۱۵۳)

اے ایمان والو صبر اور نماز کے ذریعہ مدد چاہو، یقیناً اللہ تعالیٰ صبر والوں کا ساتھ دیتا ہے۔

حدیث صحیح مسلم: تاجدار کائنات ﷺ نے فرمایا: مومن کا معاملہ بھی عجیب ہے، اس کے ہر کام میں اس کے لیے بھلائی ہوتی ہے اور یہ مومن کے سوا کسی کو حاصل نہیں ہے کہ اگر اسے خوشی ملتی ہے، تو اس پر اللہ کا شکر آدا کرتا ہے اور یہ شکر کرنا بھی اس کے لیے بہتر ہے۔ (یعنی اس پر آجر ہے) اور اگر اسے تکلیف پہنچے تو صبر کرتا ہے، تو یہ صبر کرنا بھی اس کے لیے بہتر ہے یعنی صبر بھی بجائے خود ایک بڑا عمل نیک اور باعث آجر ہے۔
سورة البقرة: ۱۵۵ میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

وَلَنَبْلُوَنَّكُمْ بِشَيْءٍ مِّنَ الْخَوْفِ وَالْجُوعِ وَنَقْصٍ مِّنَ الْأَمْوَالِ
وَالْأَنْفُسِ وَالشَّمْرِتِ وَبَشِيرٍ الصَّابِرِينَ •

اور ہم کسی نہ کسی طرح تمھاری آزمائش ضرور کریں گے، دشمن کے ڈر سے، بھوک پیاس سے، مال و جان اور پھلوں کی کمی سے اور ان صبر کرنے والوں کو (جنت کی) خوشخبری دے دیتے۔
حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ میرا وہ مومن بندہ جس کی محبوب چیز میں واپس لے لوں، لیکن وہ اس پر ثواب کی نیت سے صبر کرے تو اس کے لیے میرے پاس جنت کے سوا کوئی بدلہ نہیں ہے۔
(صحیح بخاری)

بچے، بیوی، والدین یہ سب انسان کے لیے محبوب ترین چیزیں ہیں۔ ان کی وفات پر اللہ تعالیٰ کا حکم سمجھ کر صبر کرنا جنت میں داخلے کا سبب ہے۔ اور صبر بھی پہلے لمحات میں۔
شدت عم اور رنج میں نبی کریم ﷺ یہ دعائیں گنتے، جو دعائے کرب سے مشہور ہے:

لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ الْعَظِيمُ الْحَلِيمُ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيمِ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ رَبُّ السَّمَوَاتِ وَرَبُّ الْأَرْضِ وَرَبُّ الْعَرْشِ الْكَرِيمِ • (بخاری و مسلم)

نہیں ہے کوئی معبود برحق مگر اللہ وہ اکیلا ہے نہیں کوئی شریک اس کا، اسی کی بادشاہت ہے اور اسی کے لیے ہر تعریف، اور وہ ہر چیز پر کامل قدرت رکھتا ہے۔

کسی مصیبت یا غم کی خبر سنتے ہی یہ دعا پڑھنی چاہیے :

إِنَّا لِلَّهِ وَإِنَّا إِلَيْهِ رَاجِعُونَ اللَّهُمَّ اجْزِنِي فِي مُصِيبَتِي وَأَخْلِفْ لِي خَيْرًا مِنْهَا • (صحیح مسلم)

یقیناً ہم اللہ ہی کی ملکیت ہیں اور ہم اسی کی طرف لوٹ کر جانے والے ہیں یا اللہ مجھے میری مصیبت کے عوض بہتر اجر دے اور اس سے بہتر بدلا عطا فرما۔

میرے بھائیوں اور بہنو! اتنی بات ذہن میں رکھیں کہ جو آپ کی تقدیر میں لکھا جا چکا ہے وہ آپ کو پہنچ کر رہے گا، جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا :

قُلْ لَنْ يُصِيبَنَا إِلَّا مَا كَتَبَ اللَّهُ لَنَا هُوَ مَوْلَانَا وَعَلَى اللَّهِ فَلْيَتَوَكَّلِ الْمُؤْمِنُونَ • (سورۃ التوبہ: ۵۱/۹)

ہرگز ہمیں نہیں پہنچے گا مگر وہی جو اللہ نے ہمارے لیے لکھ دیا ہے وہی ہمارا کارساز ہے اور مومن اللہ ہی پر بھروسہ رکھیں۔

ایک اور مقام پر فرماتا ہے :

مَا أَصَابَ مِنْ مُصِيبَةٍ فِي الْأَرْضِ وَلَا فِي أَنْفُسِكُمْ إِلَّا فِي كِتَابٍ مِّنْ قَبْلِ أَنْ نُنزِّلَهَا إِنَّ ذَٰلِكَ عَلَى اللَّهِ يَسِيرٌ • (سورۃ الحدید: ۲۲/۵۷)

نہ کوئی مصیبت دنیا میں آتی ہے نہ تمہاری جانوں میں، مگر اس سے پہلے کہ ہم اس کو پیدا کریں وہ ایک خاص کتاب میں لکھی ہوئی ہے اور یہ (کام) اللہ تعالیٰ پر آسان ہے۔

صحیح مسلم میں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے آسمان و زمین کی تخلیق یعنی انہیں بنانے سے پچاس ہزار سال قبل ہی ساری تقدیریں لکھ دی تھیں، پھر کسی چیز کے جانے کا اتنا غم کیوں کہ اپنے آپ کو بیمار کر لیں یا خودکشی کریں!۔

5: کثرت سے استغفار و توبہ

یہ بات مسلمہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کی رحمت اس کے غضب پر حاوی وغالب ہے۔ انسان جب کسی مصیبت، پریشانی اور غم میں مبتلا ہو جائے تو اسے چاہیے کہ اللہ تعالیٰ سے کثرت کے ساتھ توبہ و استغفار کرے، یعنی فوراً اپنے گناہوں کا اعتراف کرتے ہوئے پروردگار سے معافی و مغفرت طلب کرے، اور اس کی طرف رجوع کرے، سچی توبہ کرتے ہوئے گناہوں کو چھوڑنے کا عہد کرے، کیونکہ اکثر پریشانیاں اور مشکلات انسان کے اپنے اعمال کا نتیجہ ہوتی ہیں۔ ارشاد خداوندی ہے:

وَمَا آصَابَكُمْ مِّنْ مُّصِيبَةٍ فَبِمَا كَسَبَتْ أَيْدِيكُمْ وَيَعْفُوا عَنْ كَثِيرٍ •

(سورۃ الشوریٰ: ۲۴، ۲۵)

تمہیں جو کچھ مصیبتیں پہنچتی ہیں وہ تمہارے اپنے ہاتھوں کے کرتوت کا بدلا ہے، اور وہ تو بہت سی باتوں سے درگزر فرمادیتا ہے۔

اور یہ تو واقعاً اللہ تعالیٰ کا بہت بڑا فضل ہے، ورنہ اگر وہ ہمارے گناہوں کے پیچھے پڑ جائے تو کیا حال ہوگا، ایک دوسری آیت میں اس کی یوں نشاندہی کی گئی ہے:

وَلَوْ يَأْخُذُ اللَّهُ النَّاسَ بِمَا كَسَبُوا مَا تَرَكَ عَلَى ظَهْرِهَِا مِنْ دَابَّةٍ •

(سورۃ فاطر: ۳۵، ۳۶)

اور اگر اللہ تعالیٰ لوگوں پر ان کے اعمال کے سبب داروگیر فرمانے لگتا تو روئے زمین پر ایک جاندار کو بھی نہ چھوڑتا۔

انسان جب گناہ اور اللہ ورسول کی نافرمانی کرتا ہے تو اس کا نتیجہ پریشانی اور غم کی صورت میں سامنے آتا ہے، کیونکہ گناہ کی لذت وقتی اور عارضی ہوتی ہے، اور گناہوں کی نحوست اس کے دن کا آرام اور راتوں کی نیند چھین لیتی ہے۔ اس لیے بندے کو چاہیے کہ زیادہ سے زیادہ توبہ و استغفار کرے، اس کے کئی فائدے ہیں۔ ارشاد ہوتا ہے:

وَأَنِ اسْتَغْفِرُوا رَبَّكُمْ ثُمَّ تُوبُوا إِلَيْهِ يَتَّبِعْكُمْ مَتَاعًا حَسَنًا إِلَىٰ أَجَلٍ مُّسَمًّى ۝ (سورۃ ہود: ۳۱)

اور یہ کہ تم لوگ اپنے گناہ اپنے رب سے معاف کرو پھر اس کی طرف متوجہ رہو، وہ تم کو وقت مقرر تک اچھا سامان (زندگی) دے گا۔

حضرت نوح علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بھی اپنی قوم کو یہی درس دیا تھا، جس کا ذکر اللہ تعالیٰ نے سورۃ نوح میں فرمایا ہے :

فَقُلْتُ اسْتَغْفِرُوا رَبَّكُمْ إِنَّهُ كَانَ غَفَّارًا يُرْسِلِ السَّمَاءَ عَلَيْكُمْ مِدْرَارًا وَيُبَدِّدْكُمْ بِأَمْوَالٍ وَبَنِينَ وَيَجْعَلْ لَكُمْ جَنَّتٍ وَيَجْعَلْ لَكُمْ أَنْهْرًا مَّا لَكُمْ لَا تَرْجُونَ لِلَّهِ وَقَارًا ۝ (سورۃ نوح: ۷۱ تا ۱۳۱)

اور میں نے کہا کہ اپنے رب سے اپنے گناہ بخشو اور (اور معافی مانگو) وہ یقیناً بڑا بخشنے والا ہے، وہ تم پر موسلا دھار بارش بھیجے گا، اور تمہیں خوب پے در پے مال اور اولاد میں ترقی دے گا اور تمہیں باغات دے گا اور تمہارے لیے نہریں نکال دے گا۔ تمہیں کیا ہو گیا ہے کہ تم اللہ کی برتری کا عقیدہ نہیں رکھتے!

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو پابندی سے استغفار کرتا ہے، اللہ تعالیٰ اس کے لیے ہر فکر سے کشادگی اور ہر تنگی سے راستہ بنا دیتا ہے، اور اس کو ایسی جگہ سے رزق دیتا ہے جو اس کے وہم و گمان میں بھی نہیں ہوتا۔ (سنن ابوداؤد: ۴/۳۱۴ حدیث: ۱۲۹۷۔۔ سنن ابن ماجہ:

۳۸۰۹/۱ حدیث: ۲۶۶۱)

6: ذکر اللہ کے حیرت انگیز فضائل

الَّذِينَ آمَنُوا وَتَطْمَئِنُّ قُلُوبُهُمْ بِذِكْرِ اللَّهِ أَلَا بِذِكْرِ اللَّهِ تَطْمَئِنُّ الْقُلُوبُ • (سورۃ الرعد: ۲۸/۱۳)

جو لوگ ایمان لائے ان کے دل اللہ کے ذکر سے اطمینان حاصل کرتے ہیں۔ یاد رکھو اللہ کے ذکر سے ہی دلوں کو تسلی حاصل ہوتی ہے۔

ذکر اللہ سے مراد اللہ تعالیٰ کی توحید بھی ہے۔ ذکر اللہ سے مراد نماز، دعا، تلاوتِ قرآن، اور نوافل بھی ہیں۔ مزید ارشاد ہوتا ہے:

فَاذْكُرُونِي أَذْكُرْكُمْ • (سورۃ البقرۃ: ۱۵۲/۲)

تو تم میرا ذکر کرو میں بھی تمہیں یاد کروں گا۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی کہ اللہ تعالیٰ حدیثِ قدسی میں فرماتا ہے: میں اپنے بندے کے گمان کے ساتھ ہوں جیسا وہ مجھ سے گمان رکھے۔ جب وہ میرا ذکر کرتا ہے میں اس کے ساتھ ہوتا ہوں، اگر اپنے جی میں (تنہا) ذکر کرے تو میں بھی اسے تنہا یاد کرتا ہوں، اور اگر وہ کسی مجلس میں میرا ذکر کرے تو میں اس سے بہتر مجلس میں اس کا ذکر کرتا ہوں۔ (بخاری: ۲۲/۲۰۹۰۹ حدیث: ۶۸۵۶۔۔۔ مسلم: ۱۳/۱۶۷ حدیث: ۴۸۳۲)

اب غور کرنے کی بات ہے کہ جس کے ساتھ اللہ تعالیٰ ہو جائے، پھر پریشانیاں، دکھ اور غم اس کے قریب بھلا کیا پھٹک سکیں گے!۔

وَالذِّكْرُ يُنِيبَ اللَّهُ كَثِيرًا وَالذِّكْرُ أَعَدَّ اللَّهُ لَهُمْ مَغْفِرَةً وَأَجْرًا عَظِيمًا • (سورۃ الاحزاب: ۳۵/۳۳)

بکثرت اللہ کا ذکر کرنے والے اور ذکر کرنے والیاں ان سب کے لیے اللہ تعالیٰ نے (وسیع) مغفرت اور بڑا ثواب تیار کر رکھا ہے۔

ذکر اللہ کرنا یہ انبیاء کرام کی سنت بھی ہے۔ تاریخِ انبیا کا جائزہ لیں تو پتا چلتا ہے کہ انبیاء و مرسلین علیہم الصلوٰۃ والسلام کو بھی اللہ تعالیٰ نے ذکر کرنے کا حکم فرمایا ہے، اور ان کی

زندگی کے شب و روز عبادتِ مولا ہی سے عبارت تھے۔ جب زکریا علیہ السلام اللہ تعالیٰ سے دعا کرتے ہیں :

هُنَالِكَ دَعَا زَكَرِيَّا رَبَّهُ ۖ قَالَ رَبِّ هَبْ لِي مِنْ لَدُنْكَ ذُرِّيَّةً طَيِّبَةً ۗ
(سورۃ آل عمران: ۳۸)

اسی جگہ زکریا (علیہ السلام) نے اپنے رب سے دعا کی، کہا کہ اے میرے پروردگار مجھے اپنے پاس سے پاکیزہ اولاد عطا فرما۔

وَاذْكُرْ رَبَّكَ كَثِيرًا وَسَبِّحْ بِالْعَشِيِّ وَالْإِبْكَارِ ۗ (سورۃ آل عمران: ۴۱)
تو اپنے رب کا ذکر کثرت سے کرو اور صبح و شام اسی کی تسبیح بیان کرتا رہ۔

حضرت یونس علیہ السلام ایک بہت بڑے غم، پریشانی اور مصیبت میں مبتلا ہوتے ہیں، ایک بہت بڑی مچھلی اللہ کے حکم سے ان کو نگل کر سمندر کی تہ میں جا بیٹھتی ہے، رات کا اندھیرا، مچھلی کے پیٹ کا اندھیرا، اور سمندر کی تہ کا اندھیرا، پھر کیا ہوا؟:

فَنَادَى فِي الظُّلُمَاتِ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ سُبْحَانَكَ إِنِّي كُنْتُ مِنَ الظَّالِمِينَ
(سورۃ الانبیاء: ۸۷)

بالآخر وہ اندھیروں کے اندر سے پکار اٹھا کہ الہی! تیرے سوا کوئی معبود نہیں تو پاک ہے، بیشک میں ظالموں میں ہو گیا۔

فَاَسْتَجَبْنَا لَهُ وَنَجَّيْنَاهُ مِنَ الغَمِّ ۗ

تو ہم نے اس کی پکار سن لی اور اسے غم سے نجات دے دی۔

وَكَذَلِكَ نُجِّي الْمُؤْمِنِينَ ۗ

اور ہم ایمان والوں کو اسی طرح بچا لیا کرتے ہیں۔ (سورۃ الانبیاء: ۸۸)

فَلَوْلَا أَنَّهُ كَانَ مِنَ الْمُسَبِّحِينَ ۗ لَكَبِتَ فِي بَطْنِهِ إِلَى يَوْمِ يُبْعَثُونَ ۗ

(سورۃ الصافات: ۳۷، ۳۸، ۳۹)

پس اگر یہ پاکی بیان کرنے والوں میں سے نہ ہوتے، تو لوگوں کے اٹھائے جانے کے دن تک اس کے پیٹ میں ہی رہتے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ تاجدارِ کائنات ﷺ نے فرمایا: دو کلمے ایسے ہیں جو زبان پر تو ہلکے ہیں، لیکن تول میں بہت وزنی ہیں اور اللہ کو محبوب ہیں:

سُبْحَانَ اللَّهِ وَبِحَمْدِهِ سُبْحَانَ اللَّهِ الْعَظِيمِ • (بخاری: ۲۰/۲۰۰ حدیث: ۵۹۲۷) --- مسلم: ۲۰۴/۱۳۳ حدیث: ۴۸۶۰)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: سُبْحَانَ اللَّهِ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ وَلَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَاللَّهُ أَكْبَرُ • کہنا میرے نزدیک ہر اس چیز سے محبوب ہے جس پر سورج طلوع ہوتا ہے۔ (مسلم: ۲۰۵/۱۳۳ حدیث: ۴۸۶۱)

اندازہ کریں سورج جب طلوع ہوتا ہے تو اس کی روشنی تمام چیزوں پر پڑتی ہے تو یہ عمل اپنے اندر ثواب کا عظیم ذخیرہ رکھتا ہے! اللہ ہمیں آنکھیں کھولنے کی توفیق دے۔

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو شخص سُبْحَانَ اللَّهِ الْعَظِيمِ وَبِحَمْدِهِ کہتا ہے اس کے لیے جنت میں کھجور کا ایک درخت لگا دیا جاتا ہے۔ (سنن ترمذی: ۱۱/۳۶۷ حدیث: ۳۳۸۶)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ تاجدارِ کائنات ﷺ نے فرمایا: جس نے سو (۱۰۰) مرتبہ سُبْحَانَ اللَّهِ وَبِحَمْدِهِ پڑھا، اس کے سارے گناہ معاف کر دیے جائیں گے خواہ وہ سمندر کی جھاگ کے برابر ہی کیوں نہ ہوں!۔ (بخاری: ۲۰/۲۰۰ حدیث: ۵۹۲۷) --- مسلم: ۲۰۱/۱۳۳ حدیث: ۴۸۵۷)

حضرت عبد اللہ بن قیس رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا: کیا میں جنت کے خزانوں میں سے ایک خزانہ تمہیں نہ بتاؤں؟ میں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول ﷺ ضرور بتائیں، فرمایا کہو: لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ • (صحیح بخاری: ۱۰۵/۱۳۳ حدیث: ۳۸۸۳) --- مسلم: ۲۲۰/۱۳۳ حدیث: ۴۸۷۳)

7: یہ شعور کہ غم گناہوں کی بخشش کا ذریعہ ہیں

ایک سچا مسلمان اس بات کو جانتا ہے کہ اسے دنیا میں جو بھی چھوٹا بڑا غم یا پریشانی لاحق ہوتی ہے، اس کے بدلے اس کے گناہ معاف کر دیے جاتے ہیں جیسا کہ صادق و مصدوق پیغمبر محمد رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مسلمانوں کو جب کوئی رنج، دکھ، فکر، حزن، اذیت اور غم پہنچتا ہے، یہاں تک کہ کانٹا چھتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کے ذریعہ اس کے گناہ دور کر دیتا ہے۔

(بخاری: ۵۳۱۷۔۔۔ مسلم: ۴۴۷۱/۱۲۔۔۔ حدیث: ۳۶۶۷)

اس حدیث کی روشنی میں ہم یہ کہہ سکتے ہیں کہ ایک مسلمان کو پہنچنے والا ہر غم، دکھ اور پریشانی محض بیکار نہیں بلکہ اس کی نیکیوں میں اضافے اور اس کے گناہوں میں کمی کا باعث ہے۔ شرط یہ ہے کہ انسان کا عقیدہ درست ہو اور وہ صبر کرے۔ علمائے سلف میں سے بعض نے اس بات کی وضاحت کی ہے کہ اگر غم نہ ہوتے تو ہم قیامت کے دن مفلس اور خالی ہوتے۔ ان میں سے بعض وہ بھی تھے جو غم پریشانی اور مصیبت پر ایسے ہی خوش ہوتے جیسے ہم کوئی نعمت ملنے پر خوش ہوتے ہیں۔ کسی کی غلطی کی سزا اللہ تعالیٰ اسے دنیا میں ہی دے دے اور آخرت کا عذاب اس سے ختم کر دیا جائے تو اس سے بڑھ کر اور کیا بات ہوگی!۔

مسند احمد میں یہ روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن مغفل کہتے ہیں۔ ایک آدمی کی ملاقات ایسی عورت سے ہوئی جو زمانہ جاہلیت میں جسم فروشی کیا کرتی تھی۔ اس آدمی نے اس عورت سے چھیڑ خانی شروع کر دی، اس عورت نے کہا: رک جاؤ، اللہ تعالیٰ نے زمانہ جاہلیت کی جہالت ختم کر دی ہے، اور ہمیں اسلام کی طرف ہدایت دی ہے۔

جب اس نے یہ الفاظ سنے تو گھبرا کر جلدی سے پیچھے ہٹ گیا کہ اچانک اس کا چہرہ دیوار سے رگڑ کھا کر زخمی ہو گیا۔ وہ دوڑتا ہوا تاجدارِ کائنات ﷺ کے پاس گیا، اور سارا ماجرا سنایا۔ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا: اے بندے! اللہ تعالیٰ نے تیرے ساتھ بھلائی کا ارادہ کیا ہے، کیونکہ جب اللہ تعالیٰ کسی بندے کے ساتھ بھلائی کا ارادہ کرتا ہے، تو اس کو اس

کے گناہ کی سزا بہت جلد دے دیتا ہے، اور جب کسی کے ساتھ برائی کا ارادہ ہو تو اس کی سزا قیامت تک کے لیے مؤخر کر دیتا ہے، تاکہ اس کو جہنم کی آگ میں پھینکے۔ (سنن ابن ماجہ)

اس لیے اگر دنیا میں کوئی غم، کوئی دکھ درد، کوئی پریشانی یا تکلیف آجائے تو اسے عارضی اور وقتی سمجھ کر اور اس کا بڑا اجر ملنے کا سوچ کر ہمیں صبر کر لینا چاہیے۔

8: مشکلات میں اللہ تعالیٰ سے دعا کرنے کی اہمیت

غم ختم کرنے اور پریشانی دور کرنے کا ایک بہترین علاج دعا ہے۔ ہر مسلمان کو چاہیے کہ وہ ہر وقت دعا کرتا رہے کہ پروردگار اسے ہر غم، پریشانی اور مصیبت سے بچائے رکھے۔ نبی کریم ﷺ بھی کثرت سے پریشانیوں اور غموں سے بچنے کے لیے دعائیں کیا کرتے تھے، اس میں اصلاً تعلیم اُمت تھی۔

تاجدارِ کائنات ﷺ کے خادم حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں ایک دفعہ حضور اقدس ﷺ کے ساتھ سفر میں تھا، آپ جب کسی جگہ پر ٹھہرتے تو میں نے سرکارِ اقدس ﷺ کو کثرت سے ایک دعا کرتے ہوئے دیکھا، وہ دعایہ تھی:

اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْهَمِّ وَالْحَزَنِ وَالْعَجْزِ وَالْكَسَلِ وَالْبُخْلِ وَالْجُبْنِ وَضَلَعِ الدَّيْنِ وَغَلْبَةِ الرَّجَالِ • (رواہ البخاری: ۱۰۵۹/۳۰ حدیث: ۲۷۳۶)

اے اللہ! میں فکر، غم، لاچاری، سستی، بخیلی، بزدلی، قرض داری کے بوجھ اور ظالموں کے غلبے سے تیری پناہ چاہتا ہوں۔

اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

أَمَّنْ يُجِيبُ الْمُضْطَرَّ إِذَا دَعَاهُ وَيَكْشِفُ السُّوءَ • (سورۃ النمل: ۶۲/۷۲)

بے کس کی پکار کو جب کہ وہ پکارے، کون قبول کر کے سختی کو دور کر دیتا ہے؟۔

اس لیے جب بھی انسان پر کوئی غم، دکھ، پریشانی نازل ہو تو وہ حقیقی خالق کے سامنے ہی اپنے ہاتھ پھیلائے۔ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ تاجدارِ کائنات ﷺ کو جب کوئی پریشانی لاحق ہوتی تو آپ یہ الفاظ ارشاد فرماتے:

يَا حَيُّ يَا قَيُّوْمُ بِرَحْمَتِكَ أَسْتَغِيْثُ •

اے زندہ رہنے والے! اے سب کو تھامنے والے! میں تیری رحمت کے ساتھ مدد مانگتا ہوں۔ (سنن ترمذی: ۵/۵۳۹ حدیث: ۳۵۲۴)

حضرت اسماء بنت عمیس کہتی ہیں مجھے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، کیا میں تجھے ایسے کلمات نہ بتاؤں، جو تو مصیبت اور پریشانی کے وقت کہا کرے، (وہ یہ ہیں):

اللَّهُ اللهُ رَبِّيْ لَا اَشْرِكُ بِهِ شَيْئًا • (رواہ ابوداؤد: ۱/۵۶۱ حدیث: ۱۵۲۷)

اللہ اللہ میرا پروردگار ہے، میں اس کے ساتھ کسی کو شریک نہیں کرتا۔

نبی کریم ﷺ نے مصیبت زدہ کے لیے ایک اور دعائے بتائی:

اللَّهُمَّ رَحْمَتَكَ اَرْجُوْ فَلَا تَكْلِبْنِيْ اِلَى نَفْسِيْ طَرْفَةَ عَيْنٍ اَصْلِحْ لِيْ شَأْنِيْ
كَلِّهِ اِلَّا اِلَهًا اِلَّا اَنْتَ • (سنن ابوداؤد: ۴/۳۲۴ حدیث: ۵۰۹۰)

اے اللہ میں تیری رحمت ہی کی امید رکھتا ہوں، بس تو آنکھ جھپکنے کے برابر بھی مجھے میرے نفس کے سپرد نہ کر اور میرے لیے میرے تمام کام درست کر دے، تیرے علاوہ کوئی عبادت کے لائق نہیں۔

اس لیے ہمیں چاہیے کہ مشکل ہو یا آسانی، ہم ہر وقت اللہ تعالیٰ سے دعائیں مانگتے رہیں، اور زندگی کے ہر موڑ پر اسی سے اپنی لو لگائیں۔ آپ اندازہ فرمائیں کہ انبیاء کرام علیہم السلام پر بھی جب کوئی پریشانی یا غم یا تکلیف آئی تو انھوں نے بھی سب سے پہلے دعا کا سہارا لیا۔ ہم سب کے بابا آدم علی نبینا وعلیہ السلام کو بھی جب وہ پریشان ہوئے، تو اللہ تعالیٰ نے انھیں یہ دعا سکھائی:

رَبَّنَا ظَلَمْنَا أَنفُسَنَا وَإِن لَّمْ تَغْفِرْ لَنَا وَتَرْحَمْنَا لَنَكُونَنَّ مِنَ
الْخٰسِرِيْنَ • (سورة اعراف: ۲۳/۷)

اے ہمارے رب! ہم نے اپنا بڑا نقصان کیا اور اگر تو ہماری مغفرت نہ کرے گا اور ہم
پر رحم نہ کرے گا تو واقعی ہم نقصان پانے والوں میں سے ہو جائیں گے۔

حضرت نوح علی نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام کی دعا:

اِنِّیْ مَغْلُوْبٌ فَانْتَصِرْ • (سورة القمر: ۱۰/۵۴)

میں (کافروں کے مقابلے میں) کمزور ہوں تو میری مدد فرما۔

حضرت زکریا علی نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام کی دعا: میری بیوی بانجھ ہے تو مجھے اپنے فضل

خاص سے ایک وارث عطا کر دے:

رَبِّ لَا تَذَرْنِیْ فَرْدًا وَاَنْتَ خَبِيْرُ الْوٰرِثِيْنَ • (سورة انبیاء: ۸۹/۲۱)

اے میرے پروردگار! مجھے تنہا نہ چھوڑ، تو سب سے بہتر وارث ہے۔

حضرت ایوب علی نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام کی دعا:

وَ الْاٰیُوْبَ اِذْ نَادٰی رَبَّهٗ اِنِّیْ مَسَّنٰی الضُّرُّ وَاَنْتَ اَرْحَمُ الرَّحِیْمِْنَ • (سورة

انبیاء: ۸۳/۲۱)

ایوب (علیہ السلام) کی اس حالت کو یاد کرو جبکہ اس نے اپنے پروردگار کو پکارا کہ مجھے

یہ بیماری لگ گئی ہے اور تو رحم کرنے والوں سے زیادہ رحم کرنے والا ہے۔

حضرت موسیٰ علی نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام کی دعا:

رَبِّ اِنِّیْ ظَلَمْتُ نَفْسِیْ فَاغْفِرْ لِیْ • (سورة القصص: ۱۶/۲۸)

اے میرے رب! میں نے اپنے نفس پر ظلم کر ڈالا میری مغفرت فرما۔

جیسا کہ پہلے بیان کیا جا چکا ہے کہ تاجدارِ کائنات ﷺ بھی اللہ تعالیٰ سے دعا کر رہے

ہیں اٹھتے بیٹھتے، سوتے جاگتے، گھر میں داخل ہوتے نکلتے، یعنی لمحہ لمحہ دعائیں ہو رہی ہیں۔

لہذا چند ایک اہم اور مفید دعائیں جو نبی کریم ﷺ سے ثابت ہیں انہیں یہاں پیش کر دینا بہت مناسب ہوگا:

اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ الْعَفْوَ وَالْعَافِيَةَ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ •

اے اللہ! میں تجھ سے طلب کرتا ہوں بخشش اور سلامتی دنیا اور آخرت میں۔ (سنن ابن ماجہ)

یہ بہت ہی جامع دعا ہے۔ فرمایا: ایمان کے بعد عافیت، امن، سلامتی اور ہر بلا سے حفاظت اللہ تعالیٰ کی سب سے بڑی نعمت ہے۔

اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ عِلْمًا نَافِعًا وَرِزْقًا طَيِّبًا وَعَمَلًا مُتَقَبَّلًا •

اے اللہ! میں تجھ سے طلب کرتا ہوں ایسا علم جو مفید ہے، پاک روزی اور ایسا عمل جو مقبول ہو۔ (سنن ابن ماجہ)

اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ الْهُدَىٰ وَالتُّقَىٰ وَالْعَفَافَ وَالْغِنَى •

اے اللہ! میں تجھ سے طلب کرتا ہوں ہدایت، تقویٰ، پاک دامنی اور استغنا۔ (صحیح مسلم)

ان چار الفاظ پر غور کریں جسے ہدایت مل جائے، جسے اللہ کی طرف سے رہنمائی حاصل ہو جائے اور جو اس کام سے بچ جائے، جو اللہ کی ناخوشی کا ہو، اور پاک دامن بھی ہو۔ استغنا سے مراد یہ بھی ہے کہ اللہ نے اسے اتنا دیا ہو کہ اس کے بعد اسے کسی کے آگے ہاتھ پھیلانے کی ضرورت نہ ہو۔ اللہ اکبر کتنی عظیم دعا ہے!

اب آپ ذرا غور فرمائیں کہ اگر ہم ان دعاؤں کو خود بھی یاد کر لیں اور گھر میں بیوی اور بچوں کو بھی یاد کرا دیں تو میں سمجھتا ہوں ہمارے گھروں سے بہت سارے غم، پریشانیاں اور دکھ یوں ہی ختم ہو جائیں گے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ سرکارِ دو عالم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

لَيْسَ شَيْءٌ أَكْرَمَ عَلَى اللَّهِ تَعَالَىٰ مِنَ الدُّعَاءِ •

اللہ کے ہاں دعا سے زیادہ عظمت والا کوئی عمل نہیں۔ (سنن الترمذی)

9: نماز کا اہتمام بھی ضروری اور کلیدی ہے

نماز، مومن کی معراج، آنکھوں کی ٹھنڈک، دل کا سکون، غموں اور پریشانیوں کو ختم کرنے کا بہترین ذریعہ ہے اور اللہ تعالیٰ سورۃ البقرہ میں ایمان والوں سے خطاب کرتے ہوئے فرما رہا ہے:

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اسْتَعِينُوا بِالصَّبْرِ وَالصَّلَاةِ إِنَّ اللَّهَ مَعَ الصَّابِرِينَ •
(سورۃ البقرہ: ۱۵۳/۲)

اے ایمان والو! صبر اور نماز کے ذریعہ مدد چاہو، بے شک اللہ تعالیٰ صبر والوں کا ساتھ دیتا ہے۔

تاجدارِ کائنات محمد رسول اللہ ﷺ جب کبھی پریشان ہوتے یا انہیں کسی تکلیف دہ معاملے سے واسطہ پڑتا تو آپ فوراً دو رکعت نماز پڑھتے اور اللہ تعالیٰ سے اس تکلیف کو رفع کرنے کے لیے مدد طلب کرتے۔ تو اے غموں، پریشانیوں اور دکھوں میں مبتلا میرے بھائیو اور بہنو! وضو کر کے دو رکعت پڑھو اور اللہ تعالیٰ سے اپنے گناہوں کی معافی مانگو۔ اور پانچوں نمازوں کی پابندی کرتے رہو۔

10: نماز حاجت

جب کسی کو کوئی حاجت پیش آئے تو وہ اللہ کی تائید و نصرت کے لیے کم از کم دو رکعت نفل بطورِ حاجت پڑھے۔ ان دونوں رکعتوں میں سورۃ الفاتحہ کے بعد گیارہ مرتبہ سورۃ الاخلاص پڑھنا باعثِ برکت ہے۔ چار رکعت بھی آدا کر سکتا ہے۔ مکروہ اوقات کے علاوہ کسی بھی وقت یہ نماز آدا کی جاسکتی ہے۔ اس نماز کی برکت سے اللہ تعالیٰ حاجت پوری فرمادیتا ہے۔ حضور اکرم ﷺ کے معمولاتِ مبارکہ میں اس کے دو طریقے ملتے ہیں:

۱: ترمذی، ابن ماجہ، حاکم، بزار اور طبرانی نے حضرت عبداللہ بن اوفی رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جس شخص کو اللہ تعالیٰ یا کسی انسان کی طرف کوئی حاجت ہو تو اسے

چاہیے کہ اچھی طرح وضو کر کے دو رکعت نفل پڑھے اور پھر اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا اور بارگاہ رسالت میں تحفہ درود پیش کر کے یہ دعا مانگے:

لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ الْحَلِيمُ الْكَرِيمُ سُبْحَانَ اللَّهِ رَبِّ الْعَرْشِ الْعَظِيمِ الْحَمْدُ لِلَّهِ
رَبِّ الْعَالَمِينَ أَسْأَلُكَ مُوجِبَاتِ رَحْمَتِكَ وَعَزَائِمَ مَغْفِرَتِكَ وَالْغَنِيمَةَ مِنْ كُلِّ بَرٍّ
وَالسَّلَامَةَ مِنْ كُلِّ إِثْمٍ لَا تَدْعُ لِي ذَنْبًا إِلَّا غَفَرْتَهُ وَلَا هَمًّا إِلَّا فَرَجْتَهُ وَلَا حَاجَةً
هِيَ لَكَ رِضًا إِلَّا قَضَيْتَهَا يَا أَرْحَمَ الرَّاحِمِينَ -

۴: ترمذی، ابن ماجہ، احمد بن حنبل، حاکم، ابن خزیمہ، بیہقی اور طبرانی نے بروایت حضرت عثمان بن حنیف رضی اللہ عنہ بیان کیا ہے: حضور نبی اکرم ﷺ نے ایک نابینا صحابی کو اس کی حاجت برآری کے لیے دو رکعت نماز کے بعد درج ذیل الفاظ کے ساتھ دُعا کی تلقین فرمائی، جس کی برکت سے اللہ تعالیٰ نے اس کی بینائی لوٹادی۔ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین بھی حضور نبی کریم ﷺ کی اتباع میں اپنی حاجت برآری کے لیے اسی طریقے سے دو رکعت نماز کے بعد دعا کرتے تھے:

اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ وَأَتَوَجَّهُ إِلَيْكَ بِنَبِيِّكَ مُحَمَّدٍ نَبِيِّ الرَّحْمَةِ، يَا مُحَمَّدُ! إِنِّي
قَدْ تَوَجَّهْتُ بِكَ إِلَى رَبِّي فِي حَاجَتِي هَذِهِ لِتُقْضَى، اللَّهُمَّ فَشَفِّعْهُ فِيَّ -

11: نمازِ استخارہ

غموں، پریشانیوں اور دکھوں سے بچنے کے لیے نمازِ استخارہ ایک اہم ہتھیار ہے۔ استخارے کا مطلب ہے کہ کوئی بھی کام کرنے سے پہلے اس کام کے متعلق اللہ تعالیٰ سے بھلائی اور مدد طلب کرنا، کہ آیا یہ کام اس کے لیے فائدہ مند ہے، یا نہیں۔ اور یہ دعا کرنا کہ اگر یہ کام میرے لیے فائدہ مند ہے، تو اسے میرے مقدر میں کر دے؛ ورنہ مجھ کو اس کام سے بچالے۔

چنانچہ اگر وہ کام اس کے حق میں بہتر ہے، تو اس کے لیے آسان ہو جاتا ہے، اور اگر اس کے حق میں بہتر نہ ہو تو اس کے لیے وہ کام کرنا مشکل ہو جاتا ہے۔ یعنی اس میں کوئی نہ

کوئی رکاوٹ پیدا ہو جاتی ہے۔ تو اگر آپ کسی معاملے میں پریشان ہیں، بیٹی یا بیٹے کا معاملہ ہے، کوئی کاروبار کرنا ہے، کوئی مکان خریدنا ہے تو وضو کیجیے دو رکعت پڑھیے اور اس کے بعد استخارہ کی دعا پڑھیے، ان شاء اللہ۔ اللہ تعالیٰ کی طرف سے آپ کو رہنمائی مل جائے گی۔ اگر وہ کام آپ کے لیے بہتر ہے تو آپ کا دل مطمئن ہو جائے گا۔ استخارے کی دعا یہ ہے:

اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْتَخِيرُكَ بِعِلْمِكَ وَأَسْتَقْدِرُكَ بِقُدْرَتِكَ وَأَسْأَلُكَ مِنْ فَضْلِكَ فَإِنَّكَ تَقْدِرُ وَلَا أَقْدِرُ وَلَا أَعْلَمُ وَلَا أَعْلَمُ وَأَنْتَ عَلَّامُ الْغُيُوبِ اللَّهُمَّ فَإِن كُنْتَ تَعْلَمُ هَذَا الْأَمْرَ (یہاں پہنچ کر اپنی ضرورت پیش کرے) خَيْرًا لِي فِي عَاجِلِ أَمْرِي وَآجِلِهِ أَوْ فِي دِينِي وَمَعَاشِي وَعَاقِبَةِ أَمْرِي فَأَقْدِرْهُ لِي وَيَسِّرْهُ لِي ثُمَّ بَارِكْ لِي فِيهِ - اللَّهُمَّ وَإِن كُنْتَ تَعْلَمُ أَنَّهُ (یہاں بھی اپنی ضرورت پیش کرے) شَرٌّ لِي فِي دِينِي وَمَعَاشِي وَعَاقِبَةِ أَمْرِي أَوْ فِي عَاجِلِ أَمْرِي وَآجِلِهِ فَاصْرِفْنِي عَنْهُ وَاقْدِرْ لِي الْخَيْرَ حَيْثُ كَانَ ثُمَّ رَضِّنِي بِهِ - (بخاری: حدیث نمبر: ۶۸۴۱)

12: نبی کریم ﷺ پر درود و سلام کی کثرت

دکھوں، غموں اور پریشانیوں کا ایک بہترین علاج نبی کریم ﷺ پر کثرت سے درود شریف کا اہتمام ہے۔ کیوں کہ نبی کریم ﷺ پر درود و سلام بڑی اہم نیکی، گناہوں کی معافی کا سبب، درجات کی بلندی، غم و پریشانی سے نجات، اور دعا کی قبولیت کا وسیلہ ہے۔

ترمذی شریف کی معروف حدیث ہے کہ حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! میں کثرت سے آپ پر درود بھیجتا ہوں، تو (یہ بتائیں کہ) میں آپ پر کتنا درود بھیجا کروں؟۔ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جس قدر تم چاہو۔ انھوں نے عرض کیا: کیا میں اپنی دعا کا چوتھائی حصہ آپ پر درود بھیجنے کے لیے خاص کر دوں؟، سرکارِ دو عالم ﷺ نے فرمایا: جتنا تم چاہو، لیکن اگر اس میں اضافہ کر لو تو یہ تمہارے لیے بہتر ہے۔ میں نے عرض کیا: (یا رسول اللہ!) آدھا حصہ خاص کر دوں؟۔

فرمایا: جتنا چاہو، لیکن اگر تم اس میں اضافہ کر لو تو یہ تمہارے لیے بہتر ہے۔ میں نے عرض کیا: (یا رسول اللہ!) دو تہائی کافی ہے؟۔ فرمایا: جتنا چاہو، لیکن اگر تم اس میں اضافہ کر لو تو یہ تمہارے لیے بہتر ہے۔ میں نے عرض کیا: (یا رسول اللہ!) میں ساری دعا آپ پر درود بھیجنے کے لیے خاص کرتا ہوں۔ حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا: پھر تو یہ درود ہی تمہارے تمام غموں (کو دور کرنے) کے لیے کافی ہو جائے گا اور (اسی کے باعث) تمہارے تمام گناہ معاف کر دیے جائیں گے۔

13: اللہ تعالیٰ کی ظاہری اور باطنی نعمتوں کا اقرار

دکھوں اور پریشانیوں کو ختم کرنے کا ایک آسان طریقہ یہ بھی ہے کہ انسان اللہ تعالیٰ کی عطا کردہ ظاہری و باطنی نعمتوں پر غور کرنے اور ان کے بدلے اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرنے کی کوشش کرتا رہے؛ کیونکہ شکر ایسی دولت ہے جو انسان کو مزید نعمتوں کا وارث بناتی ہے۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

وَإِذْ تَأْتِيَنَّكُمْ رِيبُكُمْ لَمَّا لَمَسْتُمْ لَأَزِيدَنَّكُمْ ۖ (سورۃ ابراہیم: ۱۴)

اور جب تمہارے پروردگار نے تمہیں آگاہ کر دیا کہ اگر تم شکر گزار رہو گے تو بیشک میں تمہیں زیادہ دوں گا۔

لہذا انسان کے لیے ضروری ہے کہ وہ ہر وقت اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کا شکر یہ ادا کرتا رہے۔ ذرا سوچیں تو سہی کہ اللہ کی نعمتیں کتنی زیادہ ہیں کہ انہیں اگر کوئی گنا بھی چاہے تو نہ گن سکے: وَإِنْ تَعَدُّوا نِعْمَةَ اللَّهِ لَا تُحْصُوهَا ۖ (سورۃ النحل: ۱۸/۱۹)

اگر انسان تھوڑا سا غور کرے کہ رب کائنات نے اسے کتنی نعمتیں دے رکھی ہیں اور بے شمار نعمتیں تو بن مانگے اللہ تعالیٰ بے حساب دے رہا ہے، تو بہت ساری تکالیف، غموں اور پریشانیوں سے چھٹکارا مل جائے گا۔

حضرت شیخ سعدی اپنی کتاب میں ایک حکایت نقل کرتے ہیں کہ کوئی آدمی جا رہا ہے کہ راستے میں اس نے کسی آدمی کے پاؤں میں بہت خوبصورت اور قیمتی جوتا دیکھا جو اسے بہت پسند آیا، جب اس نے اپنے جوتے کی طرف نظر ڈالی تو اسے بہت پرانا لگا۔ یہی سوچتا ہوا کچھ دور گیا تھا کہ اس کی نظر ایک ایسے آدمی پر پڑی جو دونوں ٹانگوں سے محروم تھا، اس نے فوراً توبہ کی کہ اللہ اگر میرے پاس اچھا جوتا نہیں تو لکھا ہوا، دونوں پاؤں تو سلامت ہیں۔ اسی لیے تاجدار کائنات محمد رسول اللہ ﷺ نے شکر گزاری کا ایک بڑا آسان نسخہ دیا ہے، فرمایا: 'اپنے سے کم تر کی طرف دیکھو اور اپنے سے زیادہ (مالدار) کی طرف نہ دیکھو تاکہ اللہ تعالیٰ کی نعمتیں تمہیں حقیر محسوس نہ ہوں'۔ (سنن ترمذی: ۲۶۵۴/۲: حدیث: ۲۵۱۳)

آج اگر ہم اللہ تعالیٰ کی ظاہری اور باطنی، دینی اور دنیاوی نعمتوں پر نظر دوڑائیں تو پتا چلے گا کہ پروردگار عالم نے اسے خیر کثیر عطا کر رکھی ہے اور اسے بہت ساری تکالیف، غموں اور پریشانیوں سے نجات دے رکھی ہے۔

14: جہاد فی سبیل اللہ

غموں اور پریشانیوں کو ختم کرنے کا ایک ذریعہ یا بہترین علاج جہاد فی سبیل اللہ ہے۔ قرآن پاک میں آیا ہے:

وَجَاهِدُوا فِي سَبِيلِهِ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُونَ • (سورہ مائدہ: ۳۵/۵)

اور اس کی راہ میں جہاد کرو، اس امید پر کہ فلاح پاؤ۔

آج شاید تصور جہاد کو بھولنے کے سبب ہی پوری اُمت غموں اور پریشانیوں میں گھری ہوئی ہے۔ جہاد غموں، دکھوں اور مصیبتوں کا بہترین علاج ہے، جیسا کہ مسند احمد کی روایت میں ہے کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا: تم پر اللہ تعالیٰ کے راستے میں جہاد کرنا فرض ہے، بے شک یہ جہاد جنت کے دروازوں میں سے ایک دروازہ ہے۔ اس کے ذریعے سے اللہ تعالیٰ بعض مصیبتیں اور غم ختم کر دیتا ہے۔ (مسند احمد بن حنبل: ۳۱۴/۵: حدیث: ۲۲۷۳۲)

جہاد محض اعلیٰ کلمۃ اللہ اور دین کی سر بلندی کے لیے ہونا چاہیے، ورنہ ایسا جہاد جس سے دین اور مسلمان بدنام ہوں وہ دراصل جہاد نہیں، سر اسر فساد ہے۔

15: موت کو سدا یاد رکھنا

انسان جب اپنی موت کو ہر وقت یاد رکھتا ہے تو بہت سارے غموں اور پریشانیوں سے اپنے آپ کو بچا لیتا ہے، جس طرح جامع ترمذی میں حضور ﷺ نے فرمایا: لذات کو ختم کرنے والی یعنی موت کو زیادہ سے زیادہ یاد کیا کرو۔ (سنن ترمذی: ۲۳۹۸۴ حدیث: ۲۳۶۰)

تو جب انسان اس بات کو اپنے دل میں جگہ دے کہ موت کسی وقت بھی اس کے تمام پروگرام کو درہم برہم کر سکتی ہے، تو بہت سی پریشانیاں اور غم اپنے آپ ختم ہو جاتے ہیں۔ قرآن کریم میں بھی اللہ تعالیٰ نے کئی ایک مقامات پر حضرت انسان کو موت کی یاد دہانی کرائی ہے۔ لہذا موت کو ہمیشہ پیش نگاہ رکھنا چاہیے، اس سے بھی بہت سے مسائل اور دکھڑے خود بخود حل ہو جاتے ہیں۔

یہ چند ایک نسخے دکھوں، غموں اور پریشانیوں کے علاج کے سلسلے میں اختصاراً تحریر کر دیے گئے ہیں، جن کے نفاذ سے یقیناً انسان اپنی الجھی اور غمزدہ زندگی کو دوبارہ 'حیوۃ طیبہ' میں تبدیل کر سکتا ہے، اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ ہمیں تاحیات اپنی ہدایت اور حفظ و امان میں رکھے۔ آمین یارب العالمین۔

اللہ عزوجل کی بارگاہ میں دست بدعا ہوں کہ اس 'قرآنی علاج' کے ذریعہ وہ ہمارے جسمانی و روحانی ہر قسم کے روگ دور فرمادے، صحت و تندرستی کے ساتھ اپنی طاعت و بندگی کی توفیق دے، نیکیوں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لینے اور گناہوں سے کوسوں دور بھاگنے کی ہمت و جرأت بخشے، اور زندگی کے ہر موڑ پر ہمیں قرآن حکیم سے ہدایت و رہنمائی حاصل کرنے کی توفیق مرحمت فرمائے۔ آمین یارب العالمین بجاہ حبیبہ النبی الامین الحکیم الکریم علیہ وعلیٰ آلہ وصحبہ اکرم الصلوٰۃ وفضل التسلیم۔

حرفِ آخر

قرآنِ مقدس کی آیتیں بلاشبہ جسمانی و روحانی ہر طرح کی بیماریوں کے لیے بے خطا دوا اور اِکسیرِ اعظم کا درجہ رکھتی ہیں۔ اس لیے ۳۳ آیاتِ المحرس کے علاوہ بعض اُن آیاتِ شفا کو بھی جو بزرگوں کے معمولات میں داخل ہیں، اس مختصر سے مجموعے میں شامل کر دیا گیا ہے۔ سینکڑوں دُکھ کے مارے اس سے شفا یاب ہوئے۔ اور مدتوں کے روگ اس سے دور ہوئے۔ مزید برآں کینسر، ٹیومر، شوگر، بانجھ پن، جناتی اثر، جادو ٹونا، گھٹیا، بائی، دل کی بیماریوں اور بہت سے لاعلاجِ امراض کا بھی اس سے کامیاب علاج ہو چکا ہے، کتنے لوگوں نے اپنی آپ بیتیاں بتائی ہیں، اور اپنے دُکھ کے سُکھ میں تبدیل ہونے کا واقعہ بیان کیا ہے؛ مگر خوفِ طوالت انہیں یہاں ذکر کرنے سے مانع ہے۔ اور یوں بھی ہم یہ چاہتے ہیں کہ آپ خود اس مجموعے کو پڑھیں اور اسے اپنے معمولات میں شامل کر کے اس کی کرشمہ سازیوں کا نظارہ کریں۔ اور اپنے دوست احباب تک اس کو پہنچانا نہ بھولیں کہ یہ ایک طرح سے خدمتِ خلق بھی ہے اور صدقہ جاریہ بھی۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کا حامی و ناصر ہو!۔

... وَاٰخِرُ دَعْوَانَا اِنَّ الْحَمْدَ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ ...

مآخذ و مراجع

- القرآن الکریم : ابتداء نزول : ۶۱۰ء - انتہاء نزول : ۹ ذی الحجہ ۱۰ھ / ۶۳۲ء
- موطا امام مالک : امام مالک بن انس مدنی (۱۷۹ھ)
- مسند امام احمد بن حنبل : امام احمد بن محمد بن حنبل شیبانی (۲۴۱ھ)
- صحیح بخاری : امام ابو عبد اللہ محمد بن اسماعیل بخاری (۲۵۶ھ)
- صحیح مسلم : امام ابو الحسین مسلم بن الحجاج قشیری (۲۶۱ھ)
- سنن ابن ماجہ : امام عبد اللہ محمد بن یزید ابن ماجہ قزوینی (۲۷۳ھ)
- سنن ابی داؤد : امام ابو داؤد سلیمان بن اشعث (۲۷۵ھ)
- جامع ترمذی : امام ابو عیسیٰ محمد بن عیسیٰ ترمذی (۲۷۹ھ)
- مستدرک : امام ابو عبد اللہ محمد بن عبد اللہ الحاکم نیشاپوری (۴۰۵ھ)
- مشکوٰۃ المصابیح : شیخ ولی الدین محمد بن عبد اللہ خطیب تبریزی (۷۴۲ھ)
- حصن حصین : ابو الخیر شمس الدین محمد ابن الجزری (۸۳۳ھ)
- شعب الایمان : ابو بکر احمد بن حسین بن علی بیہقی (۴۵۸ھ)
- الدرر النظیم فی خواص القرآن الکریم : امام عبد اللہ یمینی یافعی (۷۶۸ھ)
- القول الجلیل : شاہ ولی اللہ محدث دہلوی (۱۷۶۲ھ)
- معمولاتِ عزیز : شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی (۱۸۲۴ھ)
- سولہ سورہ رضویہ : مولانا محمد عبدالمبین نعمانی قادری رضوی

مرتب کتاب مولانا محمد فروز قادری چریاکوٹی کی مندرجہ ذیل قیج کتب
بھی دینی معلومات میں اضافے کے لیے زیر مطالعہ رکھی جاسکتی ہیں:

حرف دھڑکتا ہوا، لفظ لفظ بولتا ہوا، بات بات من میں اترتی ہوئی

Rs. 450.00	Pages 1008	⊙ نوجوانوں کی حکایات انسائیکلو پیڈیا
Rs. 300.00	Pages 512	⊙ بستان العارفین (اردو)
Rs. 180.00	Pages 360	⊙ کچھ ہاتھ نہیں آتا بے آہ سحرگاہی!
Rs. 200.00	Pages 352	⊙ آئینہ مضامین قرآن
Rs. 110.00	Pages 256	⊙ ایسے تھے مرے اسلاف!
Rs. 100.00	Pages 184	⊙ طواف خانہ کعبہ کے روح پرور واقعات
Rs. 100.00	Pages 264	⊙ مرنے کے بعد کیا ہتی؟
Rs. 100.00	Pages 184	⊙ وقت ہزار نعمت
Rs. 100.00	Pages 184	⊙ بولوں سے حکمت پھوٹے
Rs. 100.00	Pages 216	⊙ برکات الترتیل
Rs. 100.00	Pages 184	⊙ آئیں دیدارِ مصطفیٰ کر لیں
Rs. 100.00	Pages 144	⊙ علامہ فاروق عباسی چریاکوٹی اور....
Rs. 30.00	Pages 048	⊙ کاش! نوجوانوں کو معلوم ہوتا!

	93	
Rs. 40.00	Pages 088	○ فرشتے جن کے زائر ہیں
Rs. 40.00	Pages 064	○ علمے چریاکوٹ (افکار و نظریات)
Rs. 40.00	Pages 064	○ باتیں جو زندگی بدل دیں
Rs. 80.00	Pages 120	○ تاجدارِ کائنات ﷺ کی نصیحتیں ...
Rs. 60.00	Pages 144	○ کلامِ الہی کی اثر آفرینی
Rs. 25.00	Pages 036	○ پیارے بیٹے!
Rs. 10.00	Pages 032	○ اے میرے عزیز!
Rs. 30.00	Pages 040	○ اپنے لختِ جگر کے لیے!
Rs. 40.00	Pages 088	○ موت کیا ہے؟
Rs. 50.00	Pages 096	○ اور مشکل آسان ہوگئی
Rs. 40.00	Pages 072	○ مذاق کا اسلامی تصور
Rs. 40.00	Pages 076	○ یا رسول اللہ! آپ سے محبت کیوں؟ ...
Rs. 40.00	Pages 072	○ مصطفیٰ جانِ رحمت پر الزام خودکشی! ...
Rs. 20.00	Pages 040	○ اربعین مالک بن دینار
Rs. 25.00	Pages 060	○ چار بڑے اقطاب (احیائی بارق، امدادی، سنی، مہدی)
Rs. 50.00	Pages 096	○ چالیس حدیثیں بچوں کے لیے ...

	94	
Rs. 20.00	Pages 036	◎ جامعۃ الازہر کا ایک تاریخی فتویٰ
Rs. 50.00	Pages 132	◎ دولت بے زوال (اردو)
Rs. 70.00	Pages 156	◎ دولت بے زوال (ہندی)
Rs. 40.00	Pages 104	◎ چند لمحے اُم المومنین کی آغوش میں
Rs. 50.00	Pages 160	◎ بزم گاہ آرزو (دیوانِ راہی چریا کوٹی)
Rs. 40.00	Pages 096	◎ انوارِ ساطعہ (تسہیل و تحقیق)
Rs. 250.00	Pages 384	◎ برکات الاولیاء (تسہیل و تقدیم)
Rs. 200.00	Pages 288	◎ تذکرۃ الانساب (تسہیل و تقدیم)
Rs. 240.00	Pages 624	◎ رسائلِ حسن (جمع و ترتیب)
Rs. 170.00	Pages 444	◎ کلیاتِ حسن (جمع و ترتیب)
Rs. 40.00	Pages 096	◎ تحفہ رُفاعیہ (تسہیل و تخریج)
Rs. 45.00	Pages 116	◎ ترجمانِ اہل سنت
Rs. 35.00	Pages 080	◎ امیلا دنامہ (ترتیب و تقدیم)
Rs. 35.00	Pages 080	◎ حیاتِ اشرف (ترتیب و تقدیم)
Rs. 40.00	Pages 096	◎ راندر میں فتح عجیب (ترتیب و تقدیم)
پتہ: کمال بک ڈپو، مدرسہ شمس العلوم، گھوسی، متو Ph: 09935465182		